REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWS PAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم وعلی عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP. 3.

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

جلد ۲۴ — شمارہ ۴۱

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر محمد حفیظ بقاپوری

نائبین :- جاوید اقبال اختر۔ محمد انعام غوری۔

شرح چندہ
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
ممالک غیر ۳۰ روپے
فی پرچہ ۳۰ پیسے

THE WEEKLY BADR QADIAN

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۵ر اخاء (اکتوبر) سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تاحال لنڈن میں قیام فرما ہیں۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے بارہ میں کوئی تازہ اطلاع موصول نہیں ہوئی۔ احباب اپنے محبوب امام ہمام کی صحت و سلامتی، درازئ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

قادیان ۵ر اخاء (اکتوبر) حضرت مولانا عبدالرحمٰن صاحب فاضل ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی مع جملہ درویشانِ کرام خیریت سے ہیں۔

قادیان ۵ر اخاء۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۲ر اخاء کو بخیر و عافیت مع محترمہ حضرت بیگم صاحبہ و صاحبزادی امۃ العلیم عصمت سلمہا قادیان تشریف لے آئے۔ الحمد للہ۔

★ — ہفتہ زیرِ اشاعت میں مسجد اقصیٰ میں بعد نمازِ ظہر تا عصر مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر نے دو یوم درس دیا۔ ان کے حصہ کا بقیہ ایک دن مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم نے درس دیا۔ آخری سیپاروں کا درس دینے کی سعادت مکرم مولوی حکیم خورشید صاحب حاصل کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو اجرِ عظیم سے نوازے اور جملہ احباب پر اپنا فضل و برکت نازل فرمائے آمین ٭

۳ر شوال ۱۳۹۵ ہجری — ۹ر اخاء ۱۳۵۴ ہش — ۹ر اکتوبر ۱۹۷۵ء

خلاصہ خطبہ جمعہ

بچوں کی ذہنی استعدادوں کی نشوونما کیلئے جماعتی سطح پر بھی کوشش ہونی چاہیئے

۲۹ر اگست کو حضور نے نمازِ جمعہ پڑھائی اور دو اہم ہدایات پر مشتمل خطبہ ارشاد فرمایا

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا — آج میں دو باتوں کے متعلق کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ ان میں سے ایک بات تو احمدی طلباء اور طالبات سے متعلق ہے۔ اور دوسری بات کا تعلق صد سالہ احمدیہ جوبلی فنڈ کی اُس ذمہ داری سے ہے جو انگلستان کی جماعت نے از خود قبول کی ہے۔

اللہ تعالیٰ اپنی ورا الوریٰ حکمتوں کے ماتحت قوموں اور افراد کو بے انداز افضال سے نوازتا ہے۔ اس کے یہ افضال مختلف شکلوں میں نازل ہوتے ہیں۔ اور ان کی مختلف علامتیں ہوتی ہیں۔ کسی قوم کے حق میں اس کی سب سے بڑی عطا نوجوان نسل کے ذہین ہوتے ہیں۔ اگر دیکھا جائے تو مادی دولت کا انحصار بھی بنیادی طور پر ذہن پر ہوتا ہے۔ اور روحانی رفعتوں کا تعلق بھی بڑی حد تک ذہنِ رسا سے ہی ہوتا ہے۔ اس تمہید کے بعد ایک بات تو میں احمدی بچوں سے کہنا چاہتا ہوں اور دوسرے اس تعلق میں جو ذمہ داری نظامِ جماعت پر عائد ہوتی ہے اس کی طرف جماعت کو توجہ دلانا چاہتا ہوں۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ جس بچہ کو اللہ تعالیٰ نے ذہنِ رسا عطا کرتا ہے اس کی ذہنی نشوونما اور ارتقاء کی ذمہ داری خود اُس بچہ پر بھی عائد ہوتی ہے۔ اور نظامِ جماعت پر بھی۔ بہت سے بچے ایسے ہوتے ہیں جنہیں اللہ تعالیٰ ذہین پیدا کرتا ہے لیکن ہوتا یہ ہے کہ وہ غفلتوں، بدعادتوں یا بد صحبتوں کے نتیجہ میں اپنی ذہنی صلاحیتوں سے فائدہ نہیں اُٹھاتے۔ اس طرح وہ اُن ترقیات سے محروم رہ جاتے ہیں جو انہیں یقیناً مل سکتی تھیں۔ بلکہ وہ جماعت اور قوم کو بھی اُس فائدہ سے محروم کر دیتے ہیں جو اُن کی خداداد ذہنی صلاحیتوں کی صحیح نشوونما کی صورت میں اُنہیں پہنچ سکتا تھا۔ اس لئے ہر احمدی بچے کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنی ذہنی استعداد کی پوری مستعدی کے ساتھ نشوونما کرتا رہے۔ اگر کوئی بچہ ایسا ہے جو اپنی ذہنی استعداد کی نشوونما نہیں کرتا تو وہ اپنے نفس کا بھی گنہگار ہے اور جماعت کا بھی مجرم ہے۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ وہ احمدی بچوں کو بڑے اچھے ذہن عطا کر رہا ہے۔ جہاں ہمارے بچے مختلف امتحانات میں اعلیٰ کامیابیاں حاصل کر رہے ہیں وہاں ہماری بچیاں بھی تعلیمی میدان میں پیچھے نہیں ہیں۔ ابھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا کہ احمدی بچی بی۔ ایس سی کے امتحان میں اوّل آئی ہے۔ اوّل آنا ایک اعزاز ہونے کے باوجود اتفاقی امر ہوتا ہے۔ دراصل ہر سال ایک کلاس اور درجہ سے تعلق رکھنے والے تیس چالیس طلباء اعلیٰ ذہنی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ ذہنی صلاحیتوں کے لحاظ سے وہ کم و بیش ایک ہی سطح پر ہوتے ہیں۔ بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ ایک لڑکا کسی ایک پرچہ میں سب کچھ جاننے کے باوجود کسی نہ کسی وجہ یا کسی وقتی اثر کے ماتحت پورے سوالوں کا جواب لکھ نہیں پاتا جبکہ دوسرا لڑکا سارے سوالوں کا جواب لکھنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔ وہ جس نے سارے ہی سوالوں کا جواب لکھا تھا اوّل قرار پاتا ہے جبکہ دوسرا لڑکا اس اعزاز کو حاصل کرنے میں ناکام رہتا ہے۔ لیکن دونوں ذہنی استعداد کے لحاظ سے ہوتے ہیں ایک ہی سطح پر۔ سو اوّل آنے کو اتنی اہمیت حاصل نہیں ہے جتنی اہمیت اس بات کو حاصل ہے کہ جن بچوں کو اعلیٰ ذہنی صلاحیتیں ودیعت کی گئی ہیں ان کی بہرحال نشوونما ہونی چاہیئے اور اُن کی نشوونما کی ذمہ داری خود بچوں پر بھی عائد ہوتی ہے اور جماعت پر بھی۔

اگر ہمارے نوجوان طالب علم میٹرک، ایف ایس سی۔ بی ایس سی۔ ایم۔ اے اور ایم۔ ایس سی وغیرہ امتحانات میں آگے نکلنے کی کوشش کریں تو وہ بازی لے جا سکتے ہیں۔ اور ذہنی نشوونما کے سلسلہ میں ان پر جو ذمہ داری عائد ہوتی ہے اُسے ادا کرنے میں کامیاب ہو سکتے ہیں۔ اگر بعض لڑکے بازی نہ بھی لے جا سکیں تو اُن کی اس کوشش کا یہ نتیجہ تو بہرحال نکلے گا کہ اس طرح ان کی ذہنی استعدادوں اور صلاحیتوں کی نشوونما ہوتی رہے گی۔ اور وہ جماعت اور قوم و ملک کے لئے مفید وجود بن سکیں گے۔ اگر ہم بین الاقوامی سطح پر ستر پچھتر فیصد سے اُوپر نمبر لینے والے دو تین سو بچے پیدا کرنے لگیں تو اس کا بہت اثر ہو سکتا ہے۔ اور بین الاقوامی سطح پر اس کے بہت اچھے نتائج رونما ہو سکتے ہیں۔

اس کے لئے ایک تو یہ ضروری ہے کہ احمدی بچے اپنی ذمہ داری کو سمجھیں۔ دوسرا ضروری امر یہ ہے کہ جماعتی سطح پر اس امر کی کوشش کی جائے کہ کوئی بچہ جسے اللہ تعالیٰ نے ذہنی دولت عطا کی ہے جماعت اس دولت کو ضائع نہیں ہونے دے گی۔ ایسے بچوں کی ذہنی نشوونما ضروری ہے۔ اور یہ نشوونما نہیں ہو سکتی جب تک کہ دو طرفہ کوشش بروئے کار نہ لائی جائے۔ اوّل یہ کہ

(باقی صفحہ ۱۲ پر)

جلسہ سالانہ قادیان

آؤ لوگو کہ یہیں نورِ خدا پاؤ گے

لو تمہیں طور تسلی کا بتایا ہم نے

۱۹ — ۲۰ — ۲۱ فتح — دسمبر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ ۱۹-۲۰-۲۱ر فتح ۱۳۵۴ ہش (دسمبر ۱۹۷۵ء) کو منعقد ہوگا۔ جملہ جماعت ہائے احمدیہ اور مبلغین کرام سے درخواست ہے کہ احباب جماعت کو جلسہ سالانہ کی مذکورہ تاریخوں سے مطلع کیا جائے۔ تا احباب زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت کر کے اس عظیم الشان روحانی اجتماع کی برکات سے مستفید ہو سکیں ٭

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے جے ہند پرنٹنگ پریس نہرو گارڈن روڈ جالندھر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان ٭

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ اخاء ۱۳۵۴ ہش

عالمی مستقبل — انتہائی پریشان کن

آیندہ چوتھائی صدی میں امن کی تلاش ایک کٹھن مسئلہ ہوگا

"آئندہ آنے والا دور بدامنی اور بے چینی کا دور نظر آرہا ہے۔ اور آئندہ چوتھائی صدی میں امن کی تلاش انتہائی کٹھن مسئلہ ہوگا۔ اور ایک مؤثر قیادت کی تلاش تکلیف دہ مسئلے کی صورت اختیار کر لے گی۔ کیونکہ عالمی ادارے مسئلوں کو شدت اختیار کرنے سے روکنے میں بے بس نظر آتے ہیں۔ اور مدبرین محسوس کر رہے ہیں کہ ایک بحران سے نکل کر دوسرے بحران کے شکنجے میں جکڑے جانا ہماری موجودہ دنیا کا نوشتۂ تقدیر بن چکا ہے۔"

یہ ہیں وہ الفاظ جو ورلڈ فیوچر سوسائٹی (عالمی مستقبل سے متعلق سوسائٹی) واشنگٹن میں جمع ہونے والے علماء اور مدبرین نے کہے۔ اور دنیا کو آگاہ کیا کہ عالمی مستقبل انتہائی پریشان کن اور خطرناک نظر آرہا ہے۔

گزشتہ دنوں امریکہ کے ذریعہ مصر اور اسرائیل میں جو سمجھوتہ ہوا۔ اس کے متعلق خیال تھا کہ اس علاقہ میں امن کے قیام کے لئے یہ اہم اقدام ہوگا۔ ہم نے گزشتہ سے پیوستہ اداریہ میں لکھا تھا کہ یہ سمجھوتہ جہاں اسرائیل کو مضبوط اور عربوں کو کمزور کرنے کا موجب ہوا ہے۔ وہاں امریکہ اور روس کے باہم ٹکراؤ کا بھی موجب ہو سکتا ہے۔ اور اس طرح انتہائی بدامنی کا دور شروع ہو سکتا ہے۔

بخاری شریف، کتاب الفتن میں سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی کئی احادیث مروی ہیں۔ جن سے یہ وضاحت ہوتی ہے کہ شام کے محاذ سے مسلمان یہود کے ساتھ متعدد مقابلے کریں گے۔ ان مقابلوں میں روس اور امریکہ (جن کو مقدس کتابوں میں یاجوج و ماجوج کا نام دیا گیا ہے)۔ اپنے اپنے مفاد کے پیش نظر یہود اور مسلمانوں کی مدد کریں گے۔ یہاں تک کہ اسی محاذ شام پر ایک خطرناک معرکہ ہوگا جس میں ایک طرف یاجوج اور دوسری طرف ماجوج اپنی فوجوں کے ساتھ شریک ہو جائیں گے۔ یہ نہایت ہی خون ریز معرکہ ہوگا۔ جس میں اتلاف مال و جان بہت زیادہ ہوگا۔ بخاری شریف میں اقتتال فئتین عظیمتین (دو بڑے گروہوں کی لڑائی) میں ان ہی دو گروہوں یعنی امریکہ اور روس کی نبرد آزمائی کا ذکر ہے۔

مصر اسرائیل معاہدہ کے بعد ایک خبر کے مطابق روس، شام کو اسلحہ مہیا کر رہا ہے اور ساتھ ہی ساتھ روس نے اسرائیل کو متنبہ کیا ہے کہ وہ اپنی افواج کو مہلک امریکی ہتھیاروں سے لیس نہ کرے ورنہ اس کے نتائج اچھے نہ ہوں گے۔

مقدس کتاب بائیبل کی پیشگوئیوں کے مطابق آخری دنوں میں روس کا اسرائیل کی سرزمین پر اور اسرائیل کے پہاڑوں پر حملہ آور کی صورت میں آنا یقینی ہے۔ اور مصر اسرائیل سمجھوتہ کے بعد روس کے لئے حملہ کا رستہ شام کا علاقہ اور جولان کی پہاڑیاں ہیں۔

حزقیل نبی کی کتاب میں جوج یعنی روس کو مخاطب کر کے لکھا ہے:۔
"تو اپنی جگہ سے شمال کی دور اطراف سے آئے گا۔ تو میری اُمّت اسرائیل کے مقابلہ کو نکلے گا۔ اور زمین کو بادل کی طرح چھپا لے گا۔ یہ آخری دنوں میں ہوگا۔ اور میں تجھے اپنی سرزمین پر چڑھا لاؤں گا تاکہ قومیں مجھے پہچانیں۔ اور یوں ہوگا کہ ان ایام میں جب جوج (روس) اسرائیل کی مملکت پر چڑھائی کرے گا۔ تو میرا قہر میرے چہرے سے ظاہر ہوگا۔۔۔۔۔۔ یقیناً اس روز اسرائیل کی سرزمین میں سخت زلزلہ آئے گا۔۔۔۔۔۔ اور تمام انسان جو روئے زمین پر ہیں میرے حضور تھرتھرائیں گے۔ اور پہاڑ گر پڑیں گے۔ اور کراڑے بیٹھ جائیں گے۔ اور ہر ایک دیوار زمین پر گر پڑے گی۔"

(حزقیل باب ۳۸)

پھر لکھا ہے:

"دیکھ اے جوج۔ روس۔ مسک اور توبل کے سردار میں تیرا مخالف ہوں اور میں تجھے پھرا دوں گا اور تجھے لئے پھروں گا۔ اور شمال کی دور اطراف سے چڑھا لاؤں گا۔ اور تجھے اسرائیل کے پہاڑوں پر پہنچاؤں گا۔ اور تیری کمان تیرے بائیں ہاتھ سے چھڑا دوں گا۔ اور تیرے تیر تیرے داہنے ہاتھ سے گرا دوں گا۔ تو اسرائیل کے پہاڑوں پر اپنے سب لشکر اور حمایتوں سمیت گر جائے گا۔"

(حزقی ایل باب ۳۹)

اس زمانہ کے امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:۔
"دنیا میں ایک حشر بپا ہوگا وہ اوّل الحشر ہوگا اور تمام بادشاہ آپس میں ایک دوسرے پر چڑھائی کریں گے۔ اور ایسا کشت و خون ہوگا کہ زمین خون سے بھر جائے گی۔۔۔۔۔ ایک عالمگیر تباہی آوے گی اور ان تمام واقعات کا مرکز ملک شام ہوگا۔۔۔۔۔۔۔۔ ان واقعات کے بعد خدا تعالیٰ اسلام اور احمدیت کی ترقی کے سامان کرے گا۔"

(تذکرہ ایڈیشن دوئم ص۷۹۵)

اور اس عالمگیر تباہی کی وجہ بتاتے ہوئے فرمایا:۔
"دیکھو! آج میں نے بتلا دیا۔ زمین بھی سنتی ہے اور آسمان بھی کہ ہر ایک جو راستی کو چھوڑ کر شرارتوں پر آمادہ ہوگا اور ہر ایک جو زمین کو اپنی بدیوں سے ناپاک کرے گا وہ پکڑا جائے گا۔ خدا فرماتا ہے کہ قریب ہے جو میرا قہر زمین پر اُترے۔ کیونکہ زمین پاپ اور گناہ سے بھر گئی۔ پس اُٹھو اور ہوشیار ہو جاؤ کہ وہ آخری وقت قریب ہے۔ جس کی پہلے نبیوں نے خبر دی تھی۔ مجھے اُس ذات کی قسم ہے جس نے مجھے بھیجا ہے کہ یہ سب باتیں اس کی طرف سے ہیں۔ کاش یہ باتیں نیک بختی سے دیکھی جاتیں۔ کاش میں ان کی نظر میں کافر نہ ٹھہرتا۔ یا دنیا ہلاکت سے بچ جاتی۔"

(تذکرہ ص۴۹۱)

جماعت احمدیہ کے موجودہ امام سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ۱۹۷۰ء میں لندن کی ایک پریس کانفرنس میں فرمایا:۔
"آئندہ تیئیس ۲۳ سال کے اندر ایک انقلاب رونما ہونے والا ہے۔ جب یہ انقلاب رونما ہوگا تو یہ دنیا یکسر بدل جائے گی۔ اپنی نئی حالت میں دنیا پہلے سے مختلف ہوگی۔ لیکن ہوگی بہت بہتر۔ اگر اس عرصہ میں خدائے واحد کی طرف رجوع نہ کیا گیا تو پھر اس انقلاب سے پہلے ایک ہولناک تباہی سے دوچار ہونا پڑے گا۔ یہ تباہی اس قدر ہولناک اور ہمہ گیر ہوگی کہ یوں محسوس ہوگا کہ کرۂ ارض سے زندگی ہی نابود ہو کر رہ گئی ہے۔ اس تباہی سے بچنے کے لئے مادہ پرستی اور اس میں استغراق سے دامن بچاتے ہوئے خدائے واحد و یگانہ کو پہچاننا اس کی ہستی پر ایمان لانا اور اس کی جناب میں جھکنا ضروری ہے۔"

(بشیر احمد دہلوی)

لندن میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی مصروفیات

۲۲ اگست کو حضور نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا۔

۲۲ اگست ۱۹۷۵ء بروز جمعہ

آج حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے مسجد فضل لندن میں نماز جمعہ پڑھائی۔ اور نماز سے قبل ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے احباب جماعت کو بحیثیت احمدی ان کے بلند مقام کا احساس دلا کر اصل اور حقیقی اسلام کا عملی نمونہ پیش کرنے کے ضمن میں اُن پر عائد ہونے والی اہم اور عظیم ذمہ داری کی طرف توجہ دلائی۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ڈیڑھ بجے بعد دوپہر مسجد میں نماز جمعہ پڑھانے تشریف لائے۔ اس وقت تک لنڈن میں مقیم احباب نیز کرائیڈن، ہنسلو، ساؤتھ آل جلنگھم، لیمنگسٹون، بارکنگ، بریڈ فورڈ ہڈرزفیلڈ، برمنگھم اور بعض دیگر شہروں کے احباب کے علاوہ یورپ اور افریقہ کے متعدد ملکوں کے احباب مسجد میں پہنچ چکے تھے۔ اور نہ صرف مسجد نمازیوں سے پوری طرح بھری ہوئی تھی۔ بلکہ مسجد سے ملحق محمود ہال کا اکثر حصہ بھی نمازیوں سے پُر تھا۔ اُن میں فرانس، مغربی جرمنی، ڈنمارک ناروے، گیمبیا، نائیجیریا اور سیرالیون کے متعدد احباب اور بہنیں شامل تھیں۔ ان احباب میں سے کچھ تو اسی روز اور کچھ ایک یا دو روز قبل لنڈن پہنچے تھے۔

حضور ایدہ اللہ کے مسجد میں تشریف لانے پر مکرم بشیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد لنڈن نے اذان دی۔ پھر حضور نے ایک بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے یہ امر ذہن نشین کرایا کہ حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایمان لانے کے نتیجہ میں ہمیں اللہ تعالیٰ نے ہر قسم کی بدعات سے منزہ حقیقی اسلام پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی ہے اور ہمارا یہ فرض قرار دیا ہے کہ ہم اس اصل اور حقیقی اسلام پر کما حقہٗ عمل پیرا ہو کر اور اس طرح اپنی زندگیوں میں ایک انقلاب پیدا کر کے دنیا کے سامنے اس کا عملی نمونہ پیش کریں۔ اور تمام بنی نوع انسان کو اس کا دالہ و شیدا بنا کر اسے روئے زمین پر غالب کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ حضور ایدہ اللہ نے یہ واضح فرما کر مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی وساطت سے حقیقی اسلام پر از سر نو ایمان لانے اور دنیا کے سامنے اس کا عملی نمونہ پیش کرنے کے لحاظ سے ایک احمدی کا مقام بہت بلند ہے۔ اور اس تک پہنچنے کی راہ میں بڑی مشکلات اور رکاوٹیں حائل ہیں، احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ وہ ہر قسم کی سختیاں برداشت کر کے اور راہ میں پیش آنے والی مشکلات پر قابو پا کر اس بلند مقام تک پہنچنے کی کوشش کریں اور اللہ تعالیٰ کے حضور ہمیشہ یہ دعائیں کرتے رہیں کہ وہ انہیں اس مقام کو حاصل کرنے اور اس پر قائم و دائم رہنے کی توفیق عطا فرماتا چلا جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آخری زمانہ میں جس مہدی کے ظہور کا مژدہ سنایا تھا۔ وہ مہدی دنیا میں آیا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمیں اس پر ایمان لانے کی توفیق عطا فرمائی حدیث شریف میں آتا ہے کہ جب مہدی علیہ السلام کا دنیا میں ظہور ہو گا۔ تو اس وقت اسلام میں اس قدر بدعات داخل ہو چکی ہوں گی کہ اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ چنانچہ جب مہدی علیہ السلام اسلام میں سے ہر قسم کی بدعات نکال کر اسے اس کی اصل اور حقیقی شکل میں پیش کریں گے۔ تو لوگ کہیں گے کہ یہ تو بالکل نئی شریعت پیش کر رہا ہے۔ سو اللہ تعالیٰ نے ہمیں مہدی علیہ السلام کو قبول کرنے کی توفیق عطا فرما کر حقیقی اسلام پر از سر نو ایمان لانے کی سعادت بخشی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی ذات اور اس کی صفات کا ہمیں عرفان عطا کیا گیا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رفعت و جلالت شان کی معرفت ہمیں بخشی گئی ہے۔ اور قرآن مجید کی عظمت ہمارے دلوں میں جاگزیں کر کے اس کی انقلاب انگیز تاثیرات سے ہمیں بہرہ ور کیا گیا ہے۔ اور ہمارا یہ فرض ٹھہرایا گیا ہے کہ ہم حقیقی اسلام کے علوم و معارف اور حقائق و دقائق سے پوری طرح آگاہ ہو کر اس کا عملی نمونہ دنیا کے سامنے پیش کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ میں گذشتہ ایک سال سے جو خطبات دے رہا ہوں ان میں سے ایک سلسلہ خطبات کا مقصد دو باتیں احباب جماعت کے ذہن نشین کرانا ہے۔

ایک تو یہ کہ ہم نے اصل اور حقیقی اسلام کو ہی اختیار کرنا ہے۔ اس پر غور کر کے اس پر عمل پیرا ہونا ہے۔ اور دنیا کے سامنے خود اپنی زندگیوں میں اس کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے۔ اور

دوسرے یہ کہ اگر ہم اس مقصد میں کامیاب ہونا چاہتے ہیں تو اس کیلئے ضروری ہے کہ ہم قرآن مجید کی اس بے نظیر تفسیر سے آگاہ ہوں جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب و ملفوظات میں بیان فرمائی ہے۔ کیونکہ وہی اصلی تفسیر ہے اس اصل اور بے نظیر تفسیر سے آگاہ ہم اسی صورت میں ہو سکتے ہیں کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نہایت قیمتی اور بیش بہا تصانیف نیز ملفوظات کا نہ صرف مطالعہ کریں بلکہ انہیں ہمیشہ زیر مطالعہ رکھیں۔ اور ان پر غور کرتے رہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے واضح فرمایا کہ اس تفسیر سے آگاہ ہوئے اور اس سے صحیح معنوں میں مستفیض ہوئے بغیر ہمارے لئے بدعات سے یکسر منزہ، حقیقی اور خالص اسلام سے آگاہ ہونا اور اس کی حقیقی معرفت سے بہرہ ور ہونا ممکن نہیں ہے اس کے بغیر نہ ہم اللہ تعالیٰ کی بے ہمتا ذات اور اس کی غیر محدود صفات اور ان صفات کے ہر آن جاری رہنے والے جلووں کا عرفان حاصل کر سکتے ہیں نہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی انتہائی اعلیٰ وارفع شان اور انسانی فہم و ادراک سے بالا مقام کی حقیقی معرفت ہمیں نصیب ہو سکتی ہے نہ قرآن مجید کے ختم نہ ہونے والے علوم و معارف وحقائق و دقائق سے ہم بہرہ ور ہو سکتے ہیں اور نہ اس حقیقی اسلام پر عمل پیرا ہونے کی ہمیں توفیق عطا ہو سکتی ہے۔

اس حقیقت کے ایک بیّن ثبوت اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر کے نمونہ کے طور پر حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے براہین احمدیہ میں سے بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کی حقائق و معارف سے پُر نہایت ہی لطیف تفسیر پڑھ کر سنائی اور واضح فرمایا کہ حضور علیہ السلام نے اس چھوٹی سی آیت میں جس سے قرآن مجید کی ہر سورۃ شروع ہوتی ہے۔ اور جس سے ہر کام شروع کرنے کا ہمیں حکم دیا گیا ہے) پوشیدہ حقائق و معارف پر جیسے لطیف اور پُر معارف انداز میں روشنی ڈالی ہے کہ انسانی عقل دنگ ہوئے بغیر نہیں رہتی۔

آخر میں حضور نے فرمایا کہ اگر دیکھا جائے تو حضرت مہدی علیہ السلام کی وساطت سے حقیقی اسلام پر از سر نو ایمان لانے کی توفیق عطا ہونے اور اس پر عمل پیرا ہونے کی لازوال تڑپ سے بہرہ ور ہونے کی وجہ سے ایک احمدی کا مقام بڑا بلند ہے اس بلند مقام تک پہنچنا آسان کام نہیں ہے اس کی راہ میں بہت سی مشکلات پیش آتی ہیں۔ اور مصائب جھیلنے پڑتے ہیں پس سختیاں برداشت کرو اور اس مقام تک پہنچے بغیر کبھی دم نہ لو اور پھر اپنے اس مقام پر قائم و دائم رہنے کے لئے دعاؤں میں لگے رہو۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا کرے۔

اس پُر معارف خطبہ کے بعد حضور نے نماز جمعہ پڑھائی اس طرح احباب جماعت کو حضور ایدہ اللہ کے موجودہ دورۂ انگلستان میں حضور کی اقتداء میں پہلی نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ کیونکہ حضور خطبات جمعہ خود ارشاد فرمانے کے باوجود گھٹنوں میں کسی قدر تکلیف کے باعث مکرم امام صاحب مسجد لنڈن کو نمازیں پڑھانے کی ہدایت فرماتے رہے تھے۔ اور خود اس تمام عرصہ میں کرسی پر بیٹھ کر نمازیں ادا کرتے رہے تھے۔

نمازوں کے بعد نہایت ہی پُر روح پرور اور ایمان افروز منظر دیکھنے میں آیا۔ نہ صرف انگلستان کے دور دراز علاقوں میں بسنے

والے احباب آپس میں ایک دوسرے سے گلے مل رہے تھے۔ بلکہ وہ بیرونی ملکوں سے تشریف لانے والے بھائیوں سے معانقہ و معانقہ کر کے انہیں نہایت پر خلوص طریق پر خوش آمدید کہہ رہے تھے۔ سارے ہی بھائی ایک دوسرے سے مل کر بے انتہا خوش تھے بلکہ خوشی سے پھولے نہ سماتے تھے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری اور جلسہ سالانہ جماعت کے انعقاد نے مختلف براعظموں سے تعلق رکھنے والے روحانی بھائیوں کو اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسجد فضل لنڈن میں جمع کر دیا تھا۔ کالے اور گورے اور گندم گوں سب ایک دوسرے سے بغلگیر ہو کر احسان خداوندی پر اس کا شکر بجا لا رہے تھے۔ انہیں اس میں اس عظیم ___ اجتماع کی جھلک نظر آ رہی تھی۔ جب روئے زمین کے تمام بنی نوع انسان حضرت خاتم الانبیاءؐ کی بشارت اور مسیح محمدی علیہ السلام کے طفیل روحانی اخوت کے رشتہ میں منسلک ہو کر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے تلے جمع کر دیئے جائیں گے۔

چونکہ دو روز بعد جماعت احمدیہ انگلستان کا جلسہ سالانہ ہو رہا تھا اس لئے ۲۲ اگست کو بھی دن بھر یورپ اور مغربی افریقہ کے متعدد ممالک سے احمدی احباب کی آمد کا سلسلہ جاری رہا۔ فرانکفورٹ مغربی جرمنی سے مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری امام مسجد نور کے ہمراہ مکرم ہدایت اللہ صاحب حبش، مکرم بشیر احمد صاحب باجوہ، مکرم خالد نواز صاحب مکرم ظہیر احمد چوہدری اور مکرم عطاء اللہ سیال تشریف لائے ڈنمارک سے تشریف لانے والوں میں مکرم سید کمال یوسف صاحب امام مسجد نصرت جہاں کوپن ہیگن کے علاوہ مکرمہ مسز طیبہ حسین مکرمہ بشریٰ بٹ اور مکرمہ کنیزہ اک تھامل بھی ۲۲ اگست کو ہی تشریف لائے۔ ناروے سے مکرم عبد اللطیف خان بھی ۲۲ اگست کو ہی تشریف لائے۔

مزید برآں نائیجیریا سے مکرم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب اور سیرالیون سے مکرم محمد ارشد صاحب تشریف لائے یورپ سے ابھی مزید احباب کی آمد کی توقع ہے۔

۲۴ اگست ۱۹۷۵ء بروز ہفتہ

آج طبیعت کسی قدر ناساز ہونے کے باوجود حضور ایدہ اللہ گیارہ بجے قبل دوپہر مشن ہاؤس کے دفتر میں تشریف لائے اور ازراہ شفقت بیرونی ممالک سے تشریف لانے والے احباب کو شرف ملاقات بخشا۔ انفرادی ملاقاتوں کا یہ سلسلہ سوا بجے دوپہر تک جاری رہا۔

طبیعت کی ناسازی کے باعث حضور ایدہ اللہ ڈاکٹری مشورہ کے مطابق آج شام سیر کے لئے تشریف نہیں لے گئے البتہ رات کو دس بجے مشن ہاؤس کی تیسری منزل میں تشریف لا کر اپنے خدام کے درمیان رونق افروز ہوئے۔ پہلے تو حضور مکرم رشید احمد صاحب سیال (جو اسی روز پاکستان سے آئے تھے) اور مکرم مطیع اللہ صاحب درد آف برمنگھم سے گفتگو فرماتے رہے۔ بعد میں حضور نے مکرم بشیر احمد صاحب رفیق امام مسجد لنڈن سے ۲۴ اگست سے شروع ہونے والے جماعت احمدیہ انگلستان کے بارھویں جلسہ سالانہ کے پروگرام اور انتظامات کے متعلق دریافت فرمایا۔ اور اس بارہ میں ضروری ہدایات دیں۔ نصف گھنٹہ بعد حضور واپس تشریف لے گئے۔

آج حضور ایدہ اللہ کی طبیعت پیٹ کے عضلات میں بل پڑ جانے کی وجہ سے ناساز رہی ناسازیٔ طبع کے باوجود حضور نے ازراہِ شفقت بیرونی ممالک سے تشریف لائے ہوئے احباب کو ملاقات کا شرف بخشا۔ نیز رات کو کچھ وقت کے لئے اپنے خدام کے درمیان رونق افروز بھی ہوئے حضور جملہ احباب جماعت کو جن کی دینی و دنیوی فلاح اور خدائی حفاظت اور تائید و نصرت کیلئے ہر آن دعاگو ہیں محبت بھرے سلام کا پیغام ارسال فرماتے ہیں۔ احباب بھی حضور کی صحت اور کامیاب و کامران مرکز سلسلہ میں واپسی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

صد سالہ احمدیہ جوبلی منصوبہ کے سلسلہ میں!

نفلی عبادت اور ذکر الٰہی کا پانچ نکاتی پروگرام

(۱) جماعتِ احمدیہ کے قیام پر ایک صدی مکمل ہونے تک یعنی ۱۹۸۹ء سے پہلے زائد مہینوں تک ہر ماہ احباب جماعت ایک نفلی روزہ رکھیں جس کے لئے ہر محلہ قصبہ یا شہر میں مہینہ کے آخری حصہ میں کوئی ایک دن مقامی طور پر مقرر کر لیا جائے۔

(۲) دو نفل روزانہ ادا کئے جائیں جو نمازِ عشاء کے بعد سے لے کر نمازِ فجر سے پہلے یا نمازِ ظہر کے بعد ادا کئے جائیں۔

(۳) کم از کم سات مرتبہ روزانہ سورہ فاتحہ کی دعا پڑھی جائے اور اس پر غور کیا جائے۔

(۴) تسبیح و تحمید[1] درود شریف اور استغفار ۳۳-۳۳ بار روزانہ پڑھے جائیں۔

(۵) مندرجہ ذیل دعائیں روزانہ کم از کم گیارہ بار پڑھی جائیں۔

(۱) رَبَّنَا اَفْرِغْ عَلَيْنَا صَبْرًا وَّ ثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ

(۲) اَللّٰهُمَّ اِنَّا نَجْعَلُكَ فِىْ نُحُوْرِهِمْ وَنَعُوْذُ بِكَ مِنْ شُرُوْرِهِمْ

---

[1] تسبیح و تحمید :- سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ سُبْحَانَ اللّٰهِ الْعَظِيْمِ

درود شریف :- اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ مُحَمَّدٍ

استغفار :- اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ رَبِّىْ مِنْ كُلِّ ذَنْبٍ وَّ اَتُوْبُ اِلَيْهِ

اخبارِ قادیان

٥ — محترم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز کی اہلیہ محترمہ کی بینائی تاحال بلڈ شوگر کی وجہ سے متاثر ہے۔ احباب اُن کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

٥ — مکرم قریشی سعید احمد صاحب درویش تاحال مکمل طور پر چلنے پھرنے کے قابل نہیں ہو سکے۔ علاج جاری ہے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

٥ — محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے مورخہ ۳ اکتوبر کو مع اہلیہ محترمہ بٹالہ سول ہسپتال سے واپس تشریف لے آئے۔ احباب زچہ بچہ کی کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

درخواستہائے دعا

میرے والد بزرگوار کافی عرصہ سے عارضہ قلب بیمار ہیں اور اب سابقہ میں ڈاکٹروں نے کینسر جیسے موذی مرض کا انکشاف کیا ہے۔ خدا کرے کہ وہ غلط ہو۔ تمام دوستوں سے دعا کی درخواست ہے کہ وہ خدا کے حضور میرے والد محترم کیلئے دردِ دل سے دعا کریں کہ خداوند کریم والد صاحب کو کام کرنے والی لمبی عمر دے اور تندرستی و صحت سے نوازے۔ نیز ان کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

خاکسار : محمد صدیق از کینیڈا

(۲) خاکسار کے بڑے بھائی ماہ اکتوبر میں میٹرک کا امتحان دینے والے ہیں ان کی نمایاں کامیابی اور خاکسار کے والدین کی صحت و سلامتی و درازی عمر کیلئے تمام بزرگان کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار : عبد السلام راشد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

اظہار تشکر اور درخواست دعا

عزیزم عبد الحکیم غلام احمد صاحب ولد مکرم عبد الکریم رضی احمد صاحب ساکن حسینہ ضلع مونگھیر کے نکاح کا اعلان گزشتہ ماہ قادیان میں کیا گیا تھا۔ اس خوشی کے موقعہ پر آپ نے درویش فنڈ اور اعانت بدر میں رقوم بھی ارسال کیں۔ مگر اس مبارک موقعہ پر خاکسار کی تحریک پر موصوف نے بطور اعانت وقفِ جدید مبلغ یکصد روپے ارسال فرمائے ہیں۔ فجزاہم اللہ احسن الجزاء

موصوف کے دو بھائی عزیزم عبد العلیم جمال احمد صاحب اور عزیزم عبد الحلیم کمال احمد صاحب نے آئی ایس سی کا امتحان دیا ہے نمایاں کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(خاکسار : سید بدر الدین احمد انسپکٹر وقف جدید قادیان)

خطبہ جمعہ

اخلاص۔ محنت۔ محبت اور خشیت اللہ پر اپنے تمام کاموں کی بنیاد رکھو

ہمیشہ جائزہ لیتے رہو کہ اللہ تعالیٰ نے تم پر کیا ذمہ داری عائد کی ہے اور اُسے کس حد تک تم نے ادا کیا ہے؟

کارکنانِ جماعت کو اہم اور ضروری ہدایات!

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرمودہ ۲۱ ستمبر ۱۹۳۴ء بمقام قادیان

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔
آج میں مرکزی کارکنوں کو اس امر کی طرف

توجہ دلانا چاہتا ہوں

کہ جب تک وہ اپنی اصلاح نہ کریں گے اس وقت تک دوسروں کی اصلاح ہونا بہت مشکل ہے۔ اس بارہ میں میرے سب سے پہلے مخاطب ناظران سلسلہ ہیں۔ ناظروں پر بہت بڑی ذمہ واری عائد ہے کیونکہ وہ سلسلہ احمدیہ میں وہی حیثیت رکھتے ہیں۔ جو دنیوی حکومتوں میں وزارتیں رکھتی ہیں۔ جسطرح وزارتوں کی خرابی اور اصلاح سے ملک کی خرابی اور اصلاح وابستہ ہوتی ہے۔ اسی طرح ناظروں کی خرابی اور اصلاح کے ساتھ جماعت کی خرابی اور اس طرح اصلاح وابستہ ہے۔ ایسے آدمی بہت کم ہوتے ہیں جن کا خدا تعالےٰ کے ساتھ براہِ راست تعلق ہو۔ زیادہ تر ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں۔ جو بھیڑ چال چلتے ہیں۔ اگر انہیں کہا جائے کہ دین کی خدمت کرو تو وہ بھی سوچیں گے کہ آیا اس حکم پر فلاں فلاں آدمی بھی عمل کر رہے ہیں یا نہیں۔ اگر وہ دیکھیں کہ دوسرے لوگ بھی وہی کام کر رہے ہیں تو وہ بھی کرنے لگ جائیں گے۔ اور اگر دیکھیں گے کہ اور کوئی کام نہیں کرتے تو وہ بھی نہیں کریں گے۔ وہ خدا سے خدا کے لئے محبت نہیں کرتے بلکہ لوگوں کی پیروی میں خدا سے محبت کا دم بھرتے ہیں جس شخص کا خدا تعالیٰ سے براہِ راست تعلق ہو۔ وہ یہ نہیں دیکھا کرتا کہ لوگ کیا کرتے ہیں یا کیا نہیں کرتے بلکہ وہ یہ دیکھتا ہے کہ خدا نے مجھ پر

کیا ذمہ واری رکھی ہے

اگر ساری دُنیا مخالف ہو۔ تو وہ پرواہ نہیں کرتا۔ اور اگر دوسرے لوگ بھی اس جیسا کام کرنے لگیں۔ تو وہ سست نہیں ہو جاتا۔ اور دراصل یہی ایمان کا اعلےٰ مقام ہے۔ اس سے پہلے انسان کا ایمان دوغلی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی مثال بالکل اس خچر کی سی ہوتی ہے جو آدھی گھوڑا اور آدھی گدھا ہوتی ہے۔ ایسے انسان کا نفس شرارتوں سے پاک نہیں ہوتا۔ اور اس کے متعلق ہر وقت خطرہ رہتا ہے کہ وہ گر جائے۔ لیکن جب انسان کی نظر بندوں پر نہیں رہتی بلکہ خدا پر جا پڑتی ہے۔ اور وہ یہ نہیں دیکھتا کہ فلاں جرم کی فلاں کو سزا ملی ہے۔ یا نہیں بلکہ وہ خدا کے لئے ہر جرم سے نفرت کرتا ہے۔ اس وقت وہ خدا کے فضلوں کا مستحق ہو کر مومن بن جاتا ہے۔ میں نے

ایک مثال

کئی دفعہ سنائی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب جنگ بدر کے لئے نکلے تو پہلے آپؐ نے صحابہؓ کو نہ بتلایا۔ کہ آپ جنگ کے لئے جا رہے ہیں۔ کچھ لوگوں کا خیال تھا کہ لڑائی ہوگی۔ مگر زیادہ تر لوگ یہی سمجھ رہے تھے کہ لڑائی نہیں ہوگی۔ مدینہ سے کچھ دور جب آپؐ باہر نکل آئے تو آپؐ نے صحابہؓ سے فرمایا کہ

پہلے تو میں نے نہیں بتایا تھا۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کی طرف سے مجھے اعلان کرنے کی اجازت نہ تھی۔ لیکن اب میں بتاتا ہوں۔ کہ ہماری کفار سے جنگ ہوگی۔ یہ کہہ کر آپؐ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ تمہاری کیا رائے ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک حکم آجائے تو اس وقت رائے لینے کا تو سوال ہی نہیں ہوتا اصل بات یہ ہے کہ مدینہ والوں سے آپ کا معاہدہ تھا کہ اگر مدینہ کے اندر رہتے ہوئے مسلمانوں پر کوئی فوج حملہ آور ہوگی تو وہ ساتھ دیں گے۔ اور اگر باہر جنگ ہوئی۔ تو وہ ساتھ دینے پر مجبور نہ ہوں گے۔ تو چونکہ یہ

انصار سے معاہدہ تھا

اور خدا تعالےٰ کے انبیاء معاہدات کی سختی سے پابندی کرتے ہیں۔ اس لئے آپؐ نے صحابہؓ سے دریافت فرمایا کہ ان کی کیا رائے ہے۔ مطلب یہ تھا کہ اگر انصار معاہدہ پر اصرار کریں۔ تو انہیں رخصت کر دیا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جب دریافت کیا کہ اے لوگو تمہاری کیا رائے ہے تو یکے بعد دیگرے مہاجرین نے کھڑا ہونا شروع کیا اور کہا یا رسول اللہ ہماری رائے کیا ہے۔ بس چلئے اور جنگ کریئے۔ لیکن ہر صحابی جب رائے دینے کے بعد بیٹھ جاتا تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پھر فرماتے۔ اے لوگو مجھے مشورہ دو۔ اس پر پھر کوئی مہاجر اُٹھتا اور کہتا یا رسول اللہ جب جنگ کے لئے خدا کا حکم آچکا۔ تو اب ایک ہی رائے ہے اور وہ یہ کہ ان سے لڑا جائے۔ مگر جب وہ بیٹھ گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پھر فرماتے۔ اے لوگو مجھے رائے دو۔ تب انصار میں سے ایک شخص اُٹھا۔ اور اس نے کہا۔ یا رسول اللہ ہمارا تو یہ خیال تھا کہ ہمارے بولنے کی ضرورت ہی نہیں مگر ہم سمجھ رہے ہیں کہ شاید آپ کی مراد ہم انصار سے ہے۔ کیونکہ مہاجر کے بعد مہاجر اُٹھ رہا ہے اور لڑائی کے متعلق اپنی رائے دے رہا ہے۔ مگر آپ پھر بھی فرما رہے ہیں کہ اے لوگو مجھے رائے دو۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ شاید

آپؐ کا منشاء یہ ہے

کہ ہم انصار بولیں رسول کریم صلے اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ٹھیک سمجھے۔ میری مراد تم انصار سے ہی ہے اس نے کہا یا رسول اللہ شاید آپ ہمارے اس معاہدہ کی طرف اشارہ کر رہے ہیں جو ہم میں اور آپ میں ہوا تھا کہ اگر مدینہ پر کوئی دشمن حملہ آور ہوا تو ہم آپ کا ساتھ دیں گے۔ ورنہ نہیں۔ یا رسول اللہ وہ اس وقت کا معاہدہ تھا جب اسلام ابھی ہمارے دلوں میں پوری طرح داخل نہیں ہوا تھا اور اسلامی احکام کی عظمت کو ہم نے پورے طور پر نہیں سمجھا تھا۔ اب آپ کو دیکھنے اور آپ کے پاس رہنے سے ہم نے سمجھ لیا کہ اسلام کی کیا حقیقت ہے۔ پس یا رسول اللہ کیا اس کے بعد بھی کسی معاہدہ کا سوال رہ جاتا ہے۔ اُس وقت رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سمندر کی طرف بڑھ رہے تھے۔ اس نے سمندر کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ یا رسول اللہ آپ ہمیں حکم دیجئے ہم ابھی اس میں گھوڑے ڈالنے کے لئے تیار ہیں۔ اور اگر لڑائی پیش آئی تو یا رسول اللہ ہم آپ کے دائیں بھی لڑیں گے اور بائیں بھی لڑیں گے۔ اور آگے بھی لڑیں گے

اور پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور دشمن آپ تک نہیں پہنچ سکتا جب تک وہ ہماری لاشوں کو روندتا ہوا نہ گزرے۔

ایک صحابیؓ کہتے ہیں

میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تیرہ یا سترہ لڑائیوں میں شریک رہا۔ (صحیح تعداد مجھے یاد نہیں) لیکن ہمیشہ میرے دل میں یہ خواہش رہی۔ کہ اگر ان میں سے ایک بھی جنگ مجھے نصیب نہ ہوتی۔ مگر یہ فقرہ جو اس صحابیؓ نے کہا میرے منہ سے نکل جاتا۔ تو میں اپنے آپ کو ان جنگوں میں شریک ہونے سے زیادہ خوش قسمت سمجھتا۔

مجھے بھی اپنی زندگی کا

ایک فقرہ بہت پیارا لگتا ہے۔

اللہ تعالےٰ نے مجھے اپنی زندگی میں بہت بڑے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائی ہے مگر میرا وہ فقرہ ان سارے موقعوں سے جو مجھے ملے، زیادہ قیمتی اور زیادہ اچھا معلوم ہوتا ہے۔ وہ وہ فقرہ ہے۔ جو میری زبان سے اس وقت نکلا۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی لاہور میں وفات ہوئی۔ اس وقت باہر گلی میں مخالف سوانگ بھر رہے اور منہ پیٹ اور ٹھٹھا کر رہے تھے۔ احمدیوں کے دل پریشان تھے اور ایک سخت تکلیف کی حالت درپیش تھی۔ ایسے وقت میں جب کہ میں ابھی بچہ ہی تھا۔ انیس سال کی عمر تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آخری سانس لیا۔ تو میں آپ کی چارپائی کے قریب کھڑا ہوا۔ اور میں نے اللہ تعالےٰ کو مخاطب کر کے یہ عہد کیا کہ اے خدا آج میں

تجھ سے یہ عہد کرتا ہوں

کہ اگر ساری دنیا بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعلیم سے پھر جائے تب بھی میں اکیلا اس سلسلہ کو قائم کروں گا اور اس تعلیم کو جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام لائے ہیں پھیلاؤں گا۔ کسی دشمنی سے نہیں ڈروں گا اور کسی مخالفت کی پرواہ نہیں کروں گا۔ میں سمجھتا ہوں وہ عہد جو میں نے اس وقت کیا۔ میرے ان اعمال سے زیادہ شاندار ہے۔ جن کے کرنے کا خدا تعالےٰ کے فضل سے مجھے موقعہ ملا۔ اور میں سمجھتا ہوں یہی ہمت اور ارادہ ہے جو ایمان کی علامت ہوتی ہے۔ جب تک انسان اس ارادہ کو لیکر کھڑا نہیں ہوتا ہے کہ میں نہیں جانتا کہ زید اور بکر اور عمر کیا کرتا ہے۔

میں یہ جانتا ہوں

کہ خدا تعالےٰ نے مجھ پر کیا فرائض عائد کئے ہیں۔ اس وقت تک وہ کامیاب نہیں ہو سکتا۔ اگر وہ سمجھتا ہے کہ دنیا یہ نیکی کرے گی تو میں بھی کروں گا۔ اور اگر نہیں کرے گی تو نہیں کروں گا۔ تو اس کے معنے یہ ہوں گے کہ اسے خدا پر ایمان نہیں میں نے کئی دفعہ دیکھا ہے۔ بعض کمزور احمدی جب نظام سلسلہ کے کسی حکم کی خلاف ورزی کرتے ہیں۔ اور ان پر گرفت کی جاتی ہے تو وہ کہہ دیتے ہیں کہ فلاں شخص نے بھی تو ایسا ہی قصور کیا تھا۔ اسے کیوں سزا نہیں دی گئی۔ حالانکہ اگر کسی افسر نے ایک مجرم کو سزا نہیں دی۔ تو اس سے یہ کس طرح ثابت ہو گیا کہ تمہارے لئے بھی وہی فعل جائز ہے۔ اس کے معنے تو یہ ہیں کہ وہ افسر بھی گنہگار ہے۔ اس سے یہ نتیجہ کسطرح نکلا کہ تمہارے لئے بھی اس فعل کا ارتکاب جائز ہو گیا ہے۔

پس

یہ مت دیکھو

کہ فلاں نے بدی کی تو اسے سزا نہ ملی۔ بلکہ یہ دیکھو کہ نیکی کیا ہے اور بدی کیا ہے پھر جو بدی ہو اسے مت اختیار کرو۔ اور جو نیکی ہو اسے کسی کے کہنے سے مت چھوڑو مگر پھر بھی چونکہ جماعت میں بعض کمزور طبائع ہوتی ہیں اور ان کی نظر ہمیشہ بندوں کی طرف اٹھتی ہے۔ خدا تعالےٰ کی طرف نہیں جاتی۔ اور چونکہ ان لوگوں کو بچانا بھی ہمارا فرض ہے اس لئے انہیں بچانے کا ذریعہ یہ ہے کہ کارکنوں میں ہوشیاری اور بیداری پیدا ہو۔ مگر میں دیکھتا ہوں۔ کہ ابھی تک کارکنوں میں وہ روح پیدا نہیں ہوئی جو میں پیدا کرنا چاہتا ہوں۔ میں ان لوگوں کو جھوٹا سمجھتا ہوں۔ جو کہا کرتے ہیں کہ ناظر کام نہیں کرتے۔ مگر میں اتنا ضرور تسلیم کرتا ہوں کہ ابھی تک ہمارے ناظروں میں یہ ملکہ پیدا نہیں ہوا کہ وہ نئے نئے کام پیدا کریں۔

اسلام کی ترقی کے لئے

نئی نئی سکیمیں سوچیں اور افسر کا یہی کام نہیں کہ وہ دیکھے اس کے ماتحت با قاعدہ کام کرتے ہیں یا نہیں بلکہ ان کا یہ بھی فرض ہے کہ وہ اپنے کام کو عمدگی سے چلانے کے لئے نئے نئے طریقے اور سکیمیں سوچیں۔ اگر ایک جرنیل صرف یہی دیکھتا رہتا ہے کہ دشمن کہاں سے حملہ کرتا ہے کہ میں اس کا مقابلہ کروں تو وہ کبھی کامیاب جرنیل نہیں کہلا سکتا۔ وہی جرنیل کامیاب ہو سکتا ہے جو نہ صرف یہ دیکھتا ہے کہ دشمن کہاں سے حملہ کرے گا۔ بلکہ وہ یہ بھی سوچتا ہے کہ میں کہاں سے حملہ کروں۔ اسی طرح ناظروں میں سے وہی ناظر کامیاب ہو سکتا ہے جو اپنے فرائض کی بجا آوری اور اسلام کی اشاعت کے لئے نئے نئے راستے تلاش کرتا رہتا ہے۔ مثلاً ناظر اصلاح و ارشاد کا صرف یہ کام نہیں کہ باہر کہیں اور ہو یہاں سے رپورٹیں آگئیں یا مبلغین کو حکم دے دیا کہ وہاں چلے جاؤ اور وہ چلے گئے۔ بلکہ اس کا کام یہ ہے کہ وہ تجویز ایسی راہیں پیدا کرے جن سے زیادہ لوگ اسلام میں داخل ہوں اور وہ نئی نئی سکیمیں تجویز کرے۔ اسی طرح تربیت والوں کا یہ کام نہیں کہ اگر بعض میں لڑائی ہو جائے تو آپس میں صلح کرا دیں۔ کوئی شخص جماعت کے وقار اور اس کی تعلیم کے خلاف حرکت کرے تو اسے سزا دیدیں بلکہ

ان کا یہ کام ہے

کہ اگر وہ دیکھیں کہ ہماری جماعت میں سے بعض لوگ ایسے ہیں جو معذرے نہیں رکھتے بعض لوگ ایسے ہیں جو نمازیں نہیں پڑھتے بعض لوگ ایسے ہیں جو انصاف سے کام نہیں لیتے بعض لوگ ایسے ہیں جو گالیاں دیتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جو جھوٹ بولتے ہیں۔ بعض لوگ ایسے ہیں جن کا معاملہ خراب ہے تو وہ دن رات یہ سوچیں کہ جماعت سے یہ برائیاں کسطرح دور ہوں اور اس کے لئے نئے نئے راستے نکالنے کی کوشش کریں۔ میں اس بات کا قائل نہیں کہ ہمیں سامان میسر نہیں۔ ہماری طرف سے صرف ارادہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ ورنہ کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے خود بخود ہوتے چلے جاتے ہیں۔ ہاں یہ امر ضروری ہے کہ دماغ پر زور دیا جائے اور غور و فکر سے کام لیا جائے میں

اپنا تجربہ ہی بیان کرتا ہوں

بیسیوں دفعہ ایسا ہوتا ہے کہ شام کے قریب میرے ذہن میں کوئی بات آتی ہے اور چونکہ دفتر اس وقت بند ہو چکا ہے اس لئے چین نہیں آتا۔ سو جاتا ہوں تو دس منٹ کے بعد اس فکر سے آنکھ کھل جاتی ہے کہ مبادا صبح تک یہ بات ذہن سے اتر جائے اور گو میں نے کام کی تقسیم کی ہوئی ہے اس لحاظ سے اللہ تعالےٰ کے حضور میں ایک حد تک بری الذمہ ہوں اور کہہ سکتا ہوں کہ اے خدا یہ کام میں نے ان کے سپرد کر دیا تھا۔ اگر انہوں نے اس میں کوتاہی کی ہے تو یہ خود اس کے ذمہ دار ہیں۔ مگر پھر بھی طبیعت بے آرامی محسوس کرتی ہے اور نیند اڑ جاتی ہے۔ سلسلہ کے

ناظروں کو بھی چاہیئے

کہ وہ اپنے فرائض کو سمجھیں اور کوشش کریں کہ انہیں اس وقت تک آرام نہ آئے جب تک کہ وہ اپنے مفوضہ فرائض کو تکمیل تک نہ پہنچا لیں۔ اسی طرح نائب ناظروں افسران صیغہ جات اور ہیڈ کلرکوں وغیرہ کا بھی فرض ہے کہ وہ اپنے اپنے کاموں میں مسابقت کی روح پیدا کریں۔ وہ شخص جو صرف بندوں کے لئے کام کرتا ہے خدا تعالےٰ کے لئے کام نہیں کرتا اس کے کاموں میں برکت نہیں رہتی پس ہمارے تمام کام خدا تعالےٰ کے لئے ہونے چاہئیں۔ اور اگر ہم خدا تعالےٰ پر توکل کریں تو مشکل سے مشکل کام بھی آسانی سے ہو سکتے ہیں۔ سینکڑوں دفعہ میں نے دیکھا ہے کہ بعض معاملات میں عقل انسانی چکرا جاتی ہے لیکن دو منٹ بلکہ بعض دفعہ ایک منٹ کی دعا ہی ایک نور پیدا کر دیتی ہے اور وہ امر جس کے متعلق دروازے بند نظر

آسکتے ہیں۔ اس کے لئے کئی دروازے کھل جاتے ہیں۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ہر انسانی دماغ

نئی سے نئی تدبیریں

نکال سکتا ہے۔ لیکن میں اتنا ضرور جانتا ہوں کہ جو لوگ خدا کے لئے کسی کام کو سرانجام دینے کے لئے کھڑے کئے جاتے ہیں ان کے لئے نئے نئے راستے کھولے جاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے خود فرماتا ہے

وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا

وہ لوگ جو خالص میرے لئے کوشش کرتے ہیں ہم انہیں ایک نہیں بلکہ کئی رستے دکھا دیتے ہیں۔ پس صحیح طریق یہی ہے کہ کارکن اللہ تعالیٰ کے حضور دعائیں کریں اور ان کے جسم اور ان کی روحیں اس کی بارگاہ میں جھکی ہوئی ہوں۔ تب وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے برکتیں پائیں گے اور انہیں کام کیلئے وہ سامان دیئے جائیں گے جو انہیں نظر نہیں آ رہے۔ پس خدا تعالیٰ کی طرف توجہ کی جائے نیکی اور تقویٰ کے ساتھ کام کئے جائیں اور خشیت اللہ پر اپنے تمام کاموں کی بنیاد رکھی جائے

میں ناظروں کو توجہ دلاتا ہوں کہ وہ

اپنے اوقات کا صحیح استعمال

کیا کریں۔ کام میں دلچسپی لیں۔ اور رات دن اس قسم کی سکیمیں سوچیں جن کے نتیجہ میں وہ اپنے فرائض کو عمدگی سے سرانجام دے سکیں۔ اگر وہ اس امر میں کوتاہی کرتے ہیں تو ان کی کوتاہی سلسلہ کے لئے بھی مضر ہوگی مگر ان کے ایمانوں کو بھی برباد کر دے گی۔ پھر کارکن بھی اپنے کام کے ذمہ دار ہیں اور ان کا فرض ہے کہ وہ اپنے کاموں کو وقت کے اندر اور جلدی ختم کرنے کی کوشش کیا کریں۔ بیسیوں غرباء میرے پاس شکایت کیا کرتے ہیں کہ ان کی درخواستوں پر غور نہیں کیا گیا۔ اور گو ان میں سے اکثر غلط ہوتی ہیں۔ مگر بعض سچی بھی ہوتی ہیں اور جب میں خود تحقیقات کرتا ہوں تو ثابت ہوتا ہے کہ بعض جگہ کارکن سختی کرتے اور لوگوں سے درشت کلامی سے پیش آتے ہیں۔ گو بعض حالات میں انسان سختی کرنے پر بھی مجبور ہوتا ہے مثلاً

میں نے دیکھا ہے

کہ بعض لوگ وقت ضائع کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ دو منٹ ان کو ملاقات کا وقت دیا جاتا ہے مگر جب وہ آ بیٹھتے ہیں تو ڈیڑھ ڈیڑھ گھنٹہ تک اٹھنے کا نام نہیں لیتے۔ سیکرٹری شور مچا رہا ہوتا ہے کہ آپ کا وقت ختم ہو گیا اب دوسروں کو بھی ملاقات کا موقع ملنا چاہیئے۔ مگر وہ یہی کہتا جاتا ہے کہ مجھے تو آج ہی موقع ملا ہے۔ میں نے انہیں نہیں چھوڑنا۔ پھر وہ کوئی معقول بات نہیں کرتا کہ انسان اسے سنے۔ یونہی ایک بات دہراتا چلا جاتا ہے۔ مثلاً وہ یہ بتلانا چاہتا ہے کہ اس کا فلاں سے جھگڑا ہو گیا۔ تو وہ سیدھے طور پر نہیں کہے گا کہ میرا فلاں سے جھگڑا ہو گیا ہے اس کا فیصلہ کیا جائے۔ بلکہ وہ ایک لمبا قصہ سنانا شروع کر دے گا اور کہے گا۔ میں فلاں دن اپنے گھر سے نکلا۔ جب گھر سے باہر آیا تو میں اپنی سوٹی بھول گیا۔ میں مڑ کر پھر گھر گیا تاکہ سوٹی لے آؤں۔ جب سوٹی لے کر چلا تو بیوی نے آواز دی کہ کھانا تیار ہے کھانا تو کھا کر جاؤ۔ خیر میں نے کھانا کھا لیا۔ اٹھا تو بچی بیمار تھی۔ اسے پیار کیا۔ پھر گھر سے نکلا تو راستہ میں فلاں شخص مل گیا اس سے یہ یہ باتیں ہوتی رہیں۔ اتنے میں جب میں اسٹیشن پر پہنچا تو

گاڑی کا وقت ہو گیا تھا

مگر گاڑی لیٹ تھی کچھ دیر وہاں ٹہلا۔ پھر گاڑی آ گئی اس میں چڑھ بیٹھا اور فلاں سٹیشن پر اترا۔ جب اتر کر میں فلاں شخص کے پاس گیا تو میں نے اس سے یہ بات کہی۔ اس نے مجھے یہ جواب دیا۔ اس پر بات بڑھ گئی اور لڑائی ہو گئی۔ وہ آدھ گھنٹہ اسی لغو قصہ میں ضائع کر دیتا ہے حالانکہ اگر چاہتا تو وہ دو منٹ میں اپنے جھگڑے کا حال بتا سکتا تھا مگر وہ اتنا لمبا ذکر کرے گا کہ طبیعت اکتا جائے گی اور اس طوالت میں ایسے ایسے لطف آئے گا کہ اگر غلطی سے کہہ دے کہ میں نے گھر سے نکلتے بایاں پاؤں نکالا تھا تو کہے گا نہیں نہیں مجھ سے غلطی ہوئی میں نے بایاں نہیں بلکہ دایاں پاؤں نکالا تھا پھر پانچ منٹ کے بعد کہے گا او ہو مجھے یاد آ گیا میں نے بایاں پاؤں ہی نکالا تھا۔ حالانکہ مجھے اس بات سے کیا کہ تم نے گھر سے دایاں پاؤں نکالا تھا یا بایاں۔ تمہیں راستے میں دشمن دین ملا تھا یا شمس الدین۔ تم نے جو بات کہنی ہے وہ مختصر طور پر کہہ دو مگر وہ اس لغو قصہ میں آدھ گھنٹہ ضائع کر دیتا ہے۔

ابھی تھوڑے ہی دن ہوئے

ایک شخص کو ملاقات کے لئے وقت دیا گیا تو وہ آ کر کہنے لگا کہ میں کہہ کر تو یہی آیا تھا کہ دو منٹ سے زیادہ وقت نہیں لوں گا مگر آج میں نے آپ کو چھوڑنا نہیں اور جتنا جی چاہا آپ سے باتیں کرنی ہیں۔ میں نے کہا اور لوگ بھی تو انتظار میں ہوں گے۔ انہیں بھی ملاقات کیلئے وقت دینا ہے۔ کہنے لگا چاہے کچھ بھی ہو۔ میں آج جی بھر کر آپ سے باتیں کروں گا۔ ساڑھے گیارہ بجے وہ ملاقات کے لئے آیا تھا دو منٹ اسے وقت دیا گیا۔ مگر وہ میرے پاس سے ڈیڑھ بجے اٹھا۔

یہ اس قسم کے نقائص ہیں کہ ممکن ہے اس قسم کے لوگوں سے ناظروں کو بھی واسطہ پیش آتا ہو۔ مگر چونکہ ایسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں اس لئے

ہمارا طریق یہی ہے

کہ ہم انہیں سمجھاتے ہیں۔ قرآن مجید میں بھی آتا ہے فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرٰى یعنی سمجھاتے رہو کیونکہ کبھی نہ کبھی نصیحت کارگر ہو ہی جاتی ہے۔

اسی طرح بعض لوگ غلط فہمی میں مبتلا ہو کر سمجھ لیتے ہیں کہ ان کے ساتھ درشتی کی گئی ہے حالانکہ بات غلط ہوتی ہے۔ مجھے بھی ایک دفعہ ایک شخص نے لکھا کہ آپ نے فلاں معاملہ میں سختی کا حکم دیا ہے جو درست نہیں۔ حالانکہ کاغذات اصل میں میں نے اس کے حق میں سفارش کی ہوئی تھی۔ پس بسا اوقات ایسے بہروں سے بھی انسان کو واسطہ پڑ جاتا ہے جیسے کہا کرتے ہیں کہ

کوئی بہرا تھا

وہ اپنے کسی دوست کے پاس اس کی عیادت کیلئے گیا۔ راستہ میں وہ سوچنے لگا کہ میں جا کر اس کا حال پوچھوں گا تو وہ یہی کہے گا کہ اچھا ہے۔ میں کہوں گا الحمد للہ! پھر پوچھوں گا کہ کیا کھاتے ہو۔ اسے طبیبوں نے کھانے کیلئے کوئی مناسب غذا ہی بتائی ہو گی۔ میں کہوں گا کہ بہت اچھی غذا ہے۔ پھر میں پوچھوں گا کہ کس کا علاج کرتے ہو وہ کسی مشہور ڈاکٹر کا نام بتائے گا میں کہوں گا کہ وہ بہت قابل ڈاکٹر ہے اس کا ضرور علاج کراؤ۔ یہ سوچ کر جب وہ اس کے پاس گیا تو جاتے ہی کہنے لگا طبیعت کیسی ہے وہ کسی بات پر چڑا ہوا تھا کہنے لگا مر رہا ہوں۔ یہ بولا الحمد للہ۔ پھر پوچھنے لگا آپ کھاتے کیا ہیں؟ وہ کہنے لگا خون دل کھاتا ہوں یہ کہنے لگا بہت اچھی غذا ہے یہ روز کھایا کیجئے۔ پھر اس نے سوال کیا کہ آپ علاج کس کا کراتے ہیں۔ وہ کہنے لگا ملک الموت کا یہ جھٹ بول اٹھا۔ وہ بہت کامیاب معالج ہے جہاں جاتا ہے کامیاب آتا ہے۔ غرض ایسے بہروں سے بھی دنیا میں واسطہ پڑ جاتا ہے۔ بات کچھ اور کہی جاتی ہے اور وہ کسی اور بات پر اسے محمول کر لیتے ہیں اس لئے افسران سلسلہ کو

میں نصیحت کرتا ہوں

کہ وہ خصوصیت سے اپنے اخلاق درست کریں۔ اگر ضدی لوگ آ جائیں تو ان کو بھی محبت اور پیار سے سمجھانے کی کوشش کیا کریں اور پوری محنت اور اخلاص سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔ اس امر کی طرف خدا تعالیٰ نے وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا میں اشارہ کیا اور بتایا ہے کہ مومن جب کام میں مشغول ہو جاتا ہے تو وہ ہمہ تن اس میں مستغرق ہو جاتا اور مشکلات پر قابو پا لیتا ہے۔ ایسی صورت میں اگر مخالفین کی طرف سے اعتراض بھی ہو تو دعاؤں سے اس کا ازالہ کرنا چاہیئے۔ اور اعتراضات سے کبھی گھبرانا نہیں چاہیئے۔ میں تو اعتراضات سن سن کر اتنا عادی ہو چکا ہوں کہ اب میری مثال اس عورت کی سی ہو گئی ہے جس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ وہ پاگل تھی۔ جب باہر نکلتی تو چھوٹے چھوٹے بچے اس کے پیچھے لگ جاتے اور اسے کنکر وغیرہ مارتے اور وہ گالیاں دیتی ایک دن لوگوں نے اپنے بچوں کو سمجھایا کہ

یہ ناجائز طریق ہے

یہ بیچاری پاگل ہے تم اسے تنگ کیوں کرتے ہو۔ مگر یہ خیال کر کے کہ ممکن ہے بچے اس نصیحت پر عمل نہ کریں انہوں نے گھروں میں انہیں بند کر لیا۔ دوسرے دن جب وہ پاگل عورت باہر نکلی اور اس کے پیچھے کوئی بچہ نہ دوڑا تو وہ ہر گھر پر جاتی اور کہتی۔ آج رات تمہارے بچوں کو قولنج ہو گیا ہے کہ وہ باہر نہیں نکلے۔ کہیں جا کر کہتی۔ آج تمہارے بچوں پر چھت گر پڑی تھی۔ کہ وہ دکھائی نہیں دیتے۔ وہ کہنے لگے بچوں کو آزاد کر دو یہ تو یوں بھی بددعائیں دیتی ہے اور اس طرح بھی بچوں کو ہم قید کیوں رکھیں۔

(آگے دیکھئے صفحہ [illegible] کالم [illegible])

جہیز اور مہر کے متعلق اسلامی نظریہ

محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل جالندھری

اِن دنوں اخبارات میں جہیز کے بارہ میں قومی بحث جاری ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اس بارے میں کوئی باقاعدہ قانون بنایا جائے۔ جہاں تک لڑکے والوں کا لڑکی والوں سے جہیز کے مطالبہ کا سوال ہے بلاشبہ یہ مطالبہ غیر مناسب غیر فطری اور غیر اسلامی ہے لیکن جہاں تک ماں باپ کا اپنی لخت جگر کو رخصتانہ کے وقت اپنی توفیق کے مطابق کچھ ساز و سامان دینے کا سوال ہے یہ ایک طبعی جذبہ ہے۔ یہ پدرانہ و مادرانہ محبت کا اظہار ہے۔ اس کی قابل اعتراض صورت تب ہی پیدا ہوتی ہے جب ناجائز مطالبات ہوں یا نمود و نمائش کی خاطر ماں باپ حد سے بڑھ کر تجاوز کریں اور ناقابل برداشت بوجھ کے نیچے دب جائیں۔ اسلام دین فطرت ہے وہ اسراف سے ہر حال میں منع کرتا ہے۔ اپنی طاقت سے بڑھ کر خرچ کرنا ناجائز ہے۔

اسلام نے نکاح اور شادی کے لئے مہر کو لازمی قرار دیا ہے۔ یہ مہر واجب الاداء ہوتا ہے اور خاوند کی مالی حیثیت اور آمد کے مطابق مقرر کیا جاتا ہے۔ مہر کے بارے میں عوام میں دو غلط فہمیاں ہیں۔ اوّل تو یہ کہ $\frac{32}{32}$ روپے کوئی شرعی مہر مقرر ہے۔ حالانکہ ایسا ہرگز نہیں ہے قرآن مجید سے ثابت ہے کہ مہر خاوند کی حیثیت کے مطابق بڑی سے بڑی رقم میں بھی مقرر کیا جا سکتا ہے۔ مہر کی تعداد اور رقم کے بارے میں بعض دفعہ خاوند ریاء اور دکھاوے کے طور پر اپنی طاقت سے زیادہ رقم باندھ دیتا ہے یا لڑکی والے خاوند کی حیثیت سے بڑھ کر رقم کا مہر باندھنا ضروری قرار دیتے ہیں اور اس کو خاندانی اعزاز سمجھتے ہیں یہ افراط و تفریط کی راہیں ہیں۔ بہترین طریق اعتدال کا طریق ہے یعنی خاوند کی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کیا جائے۔

مہر کے بارے میں دوسری بڑی غلط فہمی یہ ہے کہ اس کا ادا کرنا ضروری نہیں عام طور پر دیہات میں تو مرتے وقت معاف کرنے کا طریق رائج ہے جو سراسر نامناسب ہے۔

شریعت کی رُو سے مہر واجب الاداء قرض ہے جس کی ادائیگی ضروری ہے زندگی میں ادا نہ ہو تو متوفی خاوند کے ترکہ سے دیگر قرضوں کی طرح ادا ہوگا۔ اگر مسلمان شریعت کے مطابق مہر کی ادائیگی کو لازم سمجھیں تو ریاء اور نمود و نمائش کے مہر نہ باندھے جائیں گے۔ بلکہ مہر کی وہی رقم مقرر کی جائے گی جس کی ادائیگی ہو سکے گی۔ اور ادائیگی کو ضروری سمجھا جائے گا۔

اس وقت معاشرہ میں جہیز اور مہر کے بارے میں بالکل غلط روش اختیار کی جا رہی ہے۔ جہیز کا مطالبہ کیا جاتا ہے جو مطالبہ ناجائز ہے اور مہر ادا نہیں کیا جاتا جس کا ادا کرنا فرض ہے۔ ضرورت ہے کہ ان دونوں کے بارے میں اسلامی طریق اختیار کیا جائے اور بیویوں کے لئے خاوند اپنی مالی حیثیت کے مطابق مہر مقرر کریں اور اس کی ادائیگی کو اپنے اوپر واجب سمجھیں اور اسے اپنی استطاعت کی اوّلین فرصت میں ادا کرنے کی کوشش کریں۔ خاوندوں کے ذہن میں یہ تصور تک بھی نہ آنا چاہیئے کہ انہوں نے اپنی بیویوں سے مہر کی رقم معاف کروانی ہے اس موقعہ پر میں عرب ممالک کے ایک مستحسن طریق کو بھی ذکر کرنا مناسب سمجھتا ہوں۔ اور وہ یہ ہے کہ نکاح کے وقت مہر مناسب اور موزوں مقرر کیا جاتا ہے۔ خاوند کی مالی حالت کو ملحوظ رکھا جاتا ہے۔ زفاف یا رخصتانہ سے پہلے خاوند مہر کی کل رقم لڑکی والوں کو مہر کے طور پر ادا کر دیتا ہے اور لڑکی والے بالعموم اسی رقم سے یا کسی قدر کمی بیشی کے ساتھ اس رقم سے لڑکی کے گھر کا سامان تیار کرتے ہیں۔ اس کے لباس وغیرہ کا اہتمام کرتے ہیں اور مکان کی آرائش کا انتظام بھی کیا جاتا ہے۔ اس کے بعد رخصتانہ ہوتا ہے۔ اس صورت میں خاوند کی طرف سے مہر ادا ہوگیا۔ اور بیوی کے لئے سامان تیار ہوگیا۔ اس طریق میں کئی خوبیاں ہیں اور ممکن ہے کہ بعض دقتیں بھی ہوں۔ ہر ملک کا علیحدہ علیحدہ رواج ہوتا ہے۔ مگر یہ بات بلاشبہ درست ہے کہ اس طریق سے جہیز کے مطالبہ کا تصور مٹ جاتا ہے اور مہر کے ادا نہ کرنے یا معاف کر لینے کا تخیل بھی باطل ہو جاتا ہے۔

جن خاندانوں میں جہیز کی نمائش کی جاتی ہے۔ ان میں جہیز کے لئے مقابلہ کی راہ کھل جاتی ہے۔ اور پھر باہم مقابلہ کی صورت پیدا ہو جاتی ہے۔ اس سے خاندانوں کے لئے مشکلات کے دروازے کھلتے ہیں اور تباہی کی صورتیں پیدا ہو جاتی ہیں اور اب حالت یہاں تک پہنچ گئی ہے کہ حکومتیں اس تکلیف دہ حالت کا تدارک کرنے کے لئے فکرمند ہو رہی ہیں۔

مہر کی رقم معیّن کرنے کے لئے بھی معقول طریق اختیار کرنے کی ضرورت ہے۔ جماعت احمدیہ میں عموماً خاوند کی چھ ماہ سے لے کر ایک سال تک کی آمدنی کو مہر کے طور پر تجویز کیا جاتا ہے بعض دفعہ خاوند کے مستقبل کے شاندار حالات کے پیش نظر اس میں اضافہ بھی ہو جاتا ہے۔ مگر عمومی طریق عمل یہی ہے۔

پس مسلم معاشرہ میں ان دو باتوں کا صحیح طور پر اجراء ضروری ہے۔

اوّل یہ کہ جہیز کا مطالبہ ہرگز نہ ہو۔ ماں باپ محبت کے طور پر اپنی بچی کو ہدایا اور تحائف دے کر رخصت کریں تو وہ ان کی استطاعت سے بڑھ کر نہ ہوں اور نہ ان کی زیرباری کا موجب ہوں۔

دوّم۔ مہر خاوند کی مالی حیثیت کے مطابق ہو اور ضرور ادا کیا جائے۔ کوئی خاوند بیوی سے مہر معاف کرانے کا تصور بھی دماغ میں نہ لائے۔ بلکہ مہر کو ایک لازمی فرض سمجھا جائے۔ جسے اوّلین فرصت میں ادا کرنا فرض سمجھا جائے۔

دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت احمدیہ کو اسلامی معاشرہ کے قیام میں نمونہ بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

اللّٰھم آمین

بقیہ خطبہ جمعہ (صفحہ ۷)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام

سے میں نے کئی دفعہ سنا ہے کہ لوگ گالیاں دیتے ہیں تب برا معلوم ہوتا ہے کہ یہ لوگ کیوں اپنی عاقبت خراب کر رہے ہیں۔ اور اگر گالیاں نہ دیں تب بھی مجھے تکلیف ہوتی ہے۔ کیونکہ مخالفت کے بغیر جماعت کی ترقی نہیں ہوتی۔ پس ہمیں تو گالیوں میں بھی مزا آتا ہے۔ اس لئے اعتراضات یا لوگوں کی بدزبانی کی پرواہ نہیں کرنی چاہیئے۔ پنجابی میں ضرب المثل ہے کہ "اونٹ اڑاندے ہی لدے جاندے ہیں"۔ یعنی اونٹ گو چیختا رہتا ہے۔ مگر مالک اس پر ہاتھ پھیر کر اسباب لاد ہی دیتا ہے۔ اسی طرح لوگ خواہ کچھ کہیں تم نرمی اور محبت سے ان سے کام لئے جاؤ اور یہ سمجھ لو کہ جب تم خدا کے لئے کام کرو گے تو آسمان کے فرشتے تمہاری مدد کریں گے اور اگر آسمانی فرشتے تمہاری مدد کے لئے نہ اتریں اور خدا کا یہی منشاء ہو کہ تم اس کی راہ میں مارے جاؤ تو پھر بھی پرواہ نہ کرو۔ غالب نے کہا ہے ؎

جان دی دی ہوئی اسی کی تھی ✿ حق تو یہ ہے کہ حق ادا نہ ہوا

اگر راستہ میں ہمیں موت آجائے تو اس سے زیادہ نعمت اور کیا ہو سکتی ہے۔

درخواست ہائے دُعا

(۱) محترمہ سیدہ ثریا صادق صاحبہ جو اپنے بچوں کے ہمراہ گزشتہ دنوں اپنے مقدس مرکز قادیان کی زیارت کے لئے تشریف لائی تھیں۔ انہوں نے لنڈن واپس پہنچ کر اپنی خیریت کا خط لکھتے ہوئے دُعا کی درخواست کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنے فضلوں اور رحمتوں سے نوازے۔ اپنے بے شمار انعامات کا وارث بنائے۔ نیز ان کی اولاد کو نیک و خادم دین بنائے۔ آمین۔

احباب جماعت کی خدمت میں ان کے لئے خاص طور پر دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: محمود احمد عارف درویش قادیان

(۲) خاکسار کے والد محترم ان دنوں بیمار ہیں۔ کمر میں اور پیروں میں سخت درد ہے۔ آنکھوں میں بھی تکلیف ہے اور بینائی کم ہو رہی ہے۔ احباب جماعت سے محترم والد صاحب کی صحت کاملہ عاجلہ کیلئے دُعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: ایم عبدالسلام۔ مبلغ سلسلہ احمدیہ پوٹ بلیر

آخری قسط

اسلام اور عورتوں کے حقوق

از مکرم مولوی صدیق اشرف علی صاحب موگرال (کیرالہ)

(۸)۔ قرآن کریم نے بھی عورتوں کو مختلف حالات میں جو حقوق اس کو ملنے چاہیئے اس پر مفصل اور معین بحث کی ہے۔ اس نے ایک الگ سورۃ ہی عورت کے نام سے قائم کیا ہے۔ جس کا نام سورہ نساء ہے جس میں عورتوں کے بارے میں خصوصیت سے ذکر اور احکام موجود ہیں۔

(۹)۔ قرآن کریم نے حضرت مریم اور فرعون کی بیوی حضرت آسیہ کے اعلیٰ روحانی مقام کو پیش کر کے اس کو تمام مومنوں کے لئے بطور نمونہ قرار دیا۔ اس طرح ثابت کر دیا کہ اسلام عورتوں کی روحانی ترقی کا بھی کس قدر حامی ہے جیسا کہ اس نے فرمایا۔

وَضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوا امْرَأَتَ فِرْعَوْنَ ...... وَمَرْیَمَ ابْنَتَ عِمْرَانَ ...... وَکَانَتْ مِنَ الْقَانِتِیْنَ (سورۃ تحریم۔ آیت ۱۲-۱۳)

یعنی ہم نے فرعون کی بیوی اور حضرت مریم کا ذکر مومنوں کے لئے بطور نمونہ کے بیان کیا ہے۔ وہ دونوں میرے فرمانبردار بندوں میں سے تھیں۔

(۱۰)۔ تعلیم نسواں پر اسلام بہت زیادہ زور دیتا ہے۔ اور تعلیم حاصل کرنا اسلام عورت کا بنیادی حق قرار دیتا ہے۔ اسلام نے عورتوں میں علمی ذوق کو اس قدر بڑھا دیا تھا کہ اسلام کے ابتدائی ایام میں عورتیں بصدق و شوق علمی مجالس میں شریک ہوا کرتی تھیں۔ اور بعض عورتیں علمی میدان میں مردوں سے سبقت لے گئی تھیں۔ چنانچہ حضرت عائشہؓ اور دیگر ممتاز صحابیات کے بارے میں آتا ہے کہ ان کی علمی قابلیت کی بناء پر لوگ دور دور سے آکر ان سے علم حاصل کرتے تھے۔

اسلام نے عورتوں میں علم کا اس قدر شوق پیدا کر دیا تھا کہ حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ ایک عورت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور عرض کیا کہ ہم اپنے گھریلو کاموں کی وجہ سے ان علمی مجلسوں میں باقاعدہ شریک نہیں ہو پاتے جو آپ مردوں کے لئے منعقد کرتے ہیں۔ اس لئے آپ ہمارے لئے مخصوص دن مقرر فرمائیں تاکہ ہم آپ سے علم سیکھ سکیں۔ چنانچہ آپ نے عورتوں کے لئے الگ دن اور وقت مقرر فرمایا۔

(۱۱)۔ اسلام نے عورت کی رضامندی کے بغیر ازدواجی رشتہ قائم کرنے کو جائز قرار نہیں دیا۔ اس معاملہ میں والدین کی طرف سے سختی کرنے کو اسلام حق بجانب قرار نہیں دیتا۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ عورت کی شادی چاہے وہ باکرہ ہو بیوہ ہو اس کی رضامندی کے بغیر نہ کی جائے۔

(۱۲)۔ اسلام نے بیوگان کے احترام اور ان کی خبرگیری پر بہت زیادہ زور دیا ہے خصوصاً ایسے بیوگان کی خبرگیری پر جن کے خاوند قوم کی خدمت کرتے ہوئے شہید یا فوت ہو گئے ہوں۔ ایسا ہی اسلام نے بیوگان کی شادی کی بھی حوصلہ افزائی کی ہے۔ اور اس کے ساتھ ہی بیوہ عورت کی رضامندی کو ضروری قرار دیا ہے۔

(۱۳)۔ اسلام نے عورت کو مال و جائداد کی وراثت میں جائز حقدار قرار دیا ہے۔ اور اس کے حصے مقرر کئے ہیں۔ اور اس سلسلہ میں قرآن کریم نے تفصیل کے ساتھ احکام دئے ہیں۔ (سورہ نساء رکوع ۲)

(۱۴)۔ قرآن کریم نے ہر موقعہ پر عورتوں کے حسن سلوک کا حکم دیا ہے اور متعدد آیتوں میں عورتوں کی نازک طبیعت کا لحاظ کرتے ہوئے ان کے ساتھ مشفقانہ اور ہمدردانہ سلوک کرنے پر زور دیا ہے۔ اور ان پر سختی کرنے اور دباؤ ڈالنے سے روکا ہے جیسا کہ وہ فرماتا ہے وَعَاشِرُوْھُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ (سورہ نساء آیت ۲۰) یعنی تم ہمیشہ عورتوں کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آیا کرو۔

غرضیکہ اسلام نے عورتوں کے حقوق کے تحفظ کے لئے ہر پہلو سے قدم اٹھایا ہے۔ اس کے صحیح جذبات کی نشوونما اور ارتقاء کی حمایت کی ہے۔ اس کے جذبات اس کے احساسات کے بلکہ ہر باریک پہلو کو اجاگر کرتے ہوئے اس کو وہ تمام حقوق اور اختیارات بخشے ہیں جو اس کی پاکیزہ نسوانیت کے پنپنے کے لئے ضروری تھے۔

یہاں پر ایک شبہ کا ازالہ کر دینا ضروری معلوم دیتا ہے وہ یہ ہے کہ اگر کسی کے دل میں یہ خیال پیدا ہو کہ اگر اسلام عورتوں کے حقوق اور اس کی آزادی کا اس قدر حامی ہے تو آج کے مسلمان عورتوں کی حالت اسی قدر خستہ کیوں ہے آج کی مسلم عورتیں سماج میں اس قدر پیچھے کیوں ہیں۔ ان کا تعلیمی اخلاقی معیار اس قدر گرا ہوا کیوں ہے؟

ایک سوال ہی کے ذریعہ اس شبہ کا یوں ازالہ کیا جا سکتا ہے کہ مسلمان عورتوں کا ہی کیا ذکر آج کے مسلمان مردوں کی حالت کون سی بہتر ہے؟ آج کے مسلمان چاہے وہ مرد ہوں یا عورت ہر میدان میں دوسری قوموں کے مقابلہ میں بہت پیچھے ہے۔ مگر کیا اس تنزل کے لئے اسلام ذمہ دار ہے؟ ہرگز نہیں بلکہ مسلمانوں کی زبوں حالی کی صرف اور صرف ایک وجہ ہے اور وہ یہ ہے کہ انہوں نے اسلام کو چھوڑ دیا ہے۔ جس کی وجہ سے جو ترقیاں اسلامی تعلیم پر عمل کرنے کے نتیجہ میں مسلمانوں کو میسر آئی تھیں وہ ان سے محروم رہ گئے۔

عین اسی طرح عورتوں کی زبوں حالی کا ذمہ دار اسلام نہیں۔ اسلام نے تو عورتوں کو ہر طرح سے آگے بڑھانے کی کوشش کی تھی۔ اسلام کے ابتدائی زمانہ کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے کہ مسلمان جب اسلام کی تعلیم پر پوری طرح کاربند تھے تو مسلمان عورتوں نے ہر میدان میں مسلمان مردوں کے شانہ بشانہ کھڑے ہو کر وہ کارہائے نمایاں ادا کئے جو آج بھی دنیا بھر کی عورتوں کے لئے قابل نمونہ ہیں۔ علمی میدان میں بھی مسلم عورتیں پیچھے نہیں تھیں۔ حضرت عائشہؓ کے بارے میں بانی اسلام صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ قول موجود ہے کہ تم دین کا نصف عائشہؓ سے سیکھ سکتے ہو۔ چنانچہ بڑے بڑے لوگ آپ سے علم حاصل کرتے رہے۔ ان کی رائے کا دانشور طبقہ میں خاص وزن ہے ان کے بارے میں تاریخ میں آتا ہے کہ ایک جنگ کے موقعہ پر پوری فوج کی کمان اپنے ہاتھ میں لی اور جنگ کی قیادت کی اس سے ان کی قابلیت کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔

ایسا ہی تاریخ میں دوسری مسلم عورتوں کے بارے میں آتا ہے کہ وہ جنگوں میں شریک ہو کر زخمی فوجیوں کی مرہم پٹی نیز ان کو پانی پلانے وغیرہ کی اہم ذمہ داریوں کو نبھایا کرتی تھیں۔

تاریخ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں یہ ذکر بھی موجود ہے کہ آپ کئی مواقع پر جب اہم الجھن مسئلہ آن پڑتا تو ان کے حل کیلئے اپنے ازواج مطہرات سے بھی مشورہ لیا کرتے تھے اور کئی موقعوں پر ان کے مشوروں پر عمل بھی کیا کرتے تھے۔ جس سے ان کی حوصلہ افزائی ہوتی تھی۔

پس آج کی مسلم عورتیں اسلام کی تعلیم کو پس پشت ڈالنے کی وجہ سے قعر مذلت میں گر گئی ہیں۔ ورنہ اسلام نے تو عورت کو انتہائی پستی کی حالت سے اٹھا کر بہت اونچے مقام پر بٹھانے کی کوشش کی تھی اور اس کوشش کے نتیجہ میں مسلمان عورتوں نے ایک زمانہ میں تاریخ میں وہ مقام بھی حاصل کیا تھا جو آج کی ترقی یافتہ دور میں بھی دنیا کیلئے قابل نمونہ ہیں۔

درخواست دُعا

۱۔ مکرم محمد عبد الباقی صاحب آف برہ پورہ جوڈیشل مجسٹریٹ گوڈا (بہار) تقریباً ڈھائی ماہ سے بیمار چلے آرہے ہیں اور بہت کمزوری بھی محسوس کرتے ہیں۔ نیز بہت سی مشکلات کا سامنا ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کو شفا یابی عطا فرمائے۔ اور مشکلات سے نجات بخشے۔ آمین۔ خاکسار۔ محمد اکرم متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان

۲۔ خاکسار کی بیوی کو کافی عرصہ سے سانس کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے درخواست ہے کہ دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

خاکسار۔ سید فضل صادق (خوردہ)

محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ کا

کلکتہ میں ورود مسعود

مورخہ ۱۰ ستمبر کو محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب معہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ و صاحبزادی امۃ العلیم عصمت صاحبہ پوری ایکسپریس سے صبح ساڑھے پانچ بجے ہاوڑہ اسٹیشن پہنچے جہاں آپ کے استقبال کے لئے کثیر تعداد میں احمدی احباب و مستورات اور بچے آدھ گھنٹہ قبل ہی دیوانہ وار پہنچ چکے تھے۔ چنانچہ پُر تپاک طریق سے پھولوں کے ہار پہنا کر آپ کے شایان شان استقبال کیا۔ آپ نے اسٹیشن پر ہی تمام دوستوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ آپ کی حفاظت اور استقبال کے لئے بنگال گورنمنٹ نے بھی مکمل انتظام کیا ہوا تھا۔ چنانچہ کافی تعداد میں سینئر آفیسرز معہ باوردی پولیس موقعہ پر موجود تھے۔ آپ کی رہائش کا انتظام محترم منیر احمد صاحب بانی کے ہاں کیا گیا تھا چنانچہ اسٹیشن سے سیدھے آپ جائے رہائش پر تشریف لے گئے۔

خطبہ جمعہ و اعلان نکاح

مورخہ ۱۲ ستمبر بروز جمعۃ المبارک آپ نے خطبہ جمعہ سے قبل عزیزم نصیر الدین صاحب ابن مکرم غلام حیدر صاحب اجمیری آف کلکتہ کے نکاح کا اعلان عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت شیخ روشن علی صاحب آف بالسرہ سے بعوض ایک ہزار روپیہ حق مہر فرمایا اور رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی بعدۂ خطبہ جمعہ میں آپ نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں نہایت بصیرت افروز انداز میں رمضان المبارک کی برکات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ رمضان کی ایک بڑی حکمت تمام دنیا میں وحدت جمہور قائم کرنا ہے۔ لیکن اس زمانہ کے مسلمانوں نے اس حکمت کو بھلا دیا ہے جس کا نتیجہ افتراق بین المسلمین ہمارے سامنے ہے آپ نے فرمایا اس زمانہ میں پھر سے اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ذریعہ تمام بنی نوع انسان کو دین واحد پر جمع کرنے کا ارادہ فرمایا ہے۔ اور ہم اسی وقت اس مقصد عظیم میں کامیاب ہو سکتے ہیں جب ہمارا ہر قول و فعل قرآن مجید اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے عین مطابق ہو آپ نے کتاب کشتی نوح سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی اس تعلیم کے جس پر عمل پیرا ہو کر ہم آپ کے روحانی گھر میں داخل ہو کر اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور امان میں آ سکتے ہیں بعض اقتباسات نہایت وجد آفریں انداز میں پڑھ کر سنائے اللہ تعالیٰ ہمیں صحیح رنگ میں حضور کی تعلیم پر عمل کرنے کی سعادت بخشے آمین۔

تربیتی اجلاس

مورخہ ۱۴ ستمبر صبح ۱۰½ بجے محترم صاحبزادہ صاحب کی زیر صدارت ایک تربیتی اجلاس منعقد ہوا محترم منیر احمد صاحب بانی کی تلاوت قرآن کریم کے بعد خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک دعائیہ نظم سنائی۔

بعدۂ محترم سید نور عالم صاحب قائمقام امیر جماعت احمدیہ کلکتہ نے محترم صاحبزادہ صاحب کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا۔

بعد ازاں مکرم مظہر الحق صاحب نے حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی نظم ؎

خوشا نصیب کہ تم قادیاں میں رہتے ہو۔

پڑھ کر سنائی۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کمیرپ کے ایک احمدی نوجوان نے بنگلہ زبان میں نظم سنائی۔ اور آخر میں صدر مجلس محترم صاحبزادہ صاحب نے جماعت سے خطاب فرمایا۔ کہ اسلام نے جس مساوات کو دنیا میں قائم کیا ہے اس میں حضرت ابوبکر صدیقؓ عمر فاروقؓ اور بلال حبشیؓ بحیثیت انسان برابر شریک ہیں کسی کو کسی پر برتری حاصل نہیں ہے۔ اسلام کا ہر فرد ترقی کر سکتا ہے۔ اور اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ تم میں سے زیادہ بزرگ اور مکرم خدا کے نزدیک وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کا زیادہ تقویٰ اختیار کرتا ہے۔

آپ نے سورہ جمعہ کی چند آیات کی تلاوت کرتے ہوئے فرمایا کہ اس میں بتایا گیا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت قدسیہ کبھی اور کسی زمانہ میں بھی ختم نہ ہوگی اور جن مومنوں پر اللہ تعالیٰ اپنا انعام فرماتا ہے۔ اپنا فضل قرار دیتا ہے۔ لیکن اس کے فضل کو جذب کرنے کیلئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کو اپناتے ہوئے عمل کرنا ضروری قرار دیا ہے۔

دوران خطاب آپ نے جنگ تبوک کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ اس جنگ کے دوران ایک موقعہ پر حضورؐ نے صحابہؓ کو مخاطب کرکے فرمایا کہ مدینہ میں کچھ ایسے بھی لوگ ہیں جو کسی مجبوری کی وجہ سے تمہارے ساتھ جنگ میں شامل نہیں ہو سکے لیکن تم کوئی وادی طے نہیں کرتے کہ وہ اجر کے اعتبار سے تمہارے ساتھ برابر کے شریک ہیں اسی طرح اگر آج بھی ایک احمدی کو جو کہ کلمہ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ پر بدل و جان ایمان لانے والا ہے حج سے روکا جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کے نزدیک وہ حج کے ثواب کا برابر حقدار ہے۔ آیت اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ کو پیش کرتے ہوئے آپ نے فرمایا کہ اس زمانہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارفع اور اعلیٰ مقام کو اگر کسی نے پہچانا ہے تو وہ آپ کے عاشق صادق اور عظیم الشان روحانی فرزند حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہیں۔ آپ نے دنیا میں اعلان کیا کہ اگر کوئی شخص حضرت [illegible] رسول اللہؐ کی قوت قدسیہ کا معاینہ و مشاہدہ کرنا چاہتا ہے تو وہ میرے پاس آئے میں خود صاحب تجربہ ہوں میں نے جو کچھ پایا اپنے آقا کی غلامی اور آپکی کامل فرمانبرداری کے نتیجہ میں پایا ہے۔

دعا کے بعد ٹھیک بارہ بجے اجلاس کی کاروائی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی اجلاس کے فوراً بعد جناب ڈی۔ ایس۔ پی صاحب اور دیگر پولیس آفیسرز نے آپ سے ملاقات کا اشتیاق ظاہر کیا۔ چنانچہ آپ نے انہیں شرف مصافحہ سے نوازا۔ مکرم ڈی۔ ایس۔ پی صاحب نے ایک عدد قرآن مجید انگریزی کے لئے خواہش کا اظہار کیا۔

اسی روز شام کو بعد نماز عصر لجنہ اماء اللہ کلکتہ نے محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی آمد کی خوشی میں اجلاس منعقد کیا محترمہ سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ مرکزیہ کی صدارت میں تلاوت قرآن مجید کے بعد محترمہ اختر اسلام صاحبہ صدر لجنہ کلکتہ نے محترمہ موصوفہ کی خدمت میں سپاسنامہ پیش کیا بعدۂ محترمہ موصوفہ نے مستورات سے مختصر خطاب فرمایا۔

رمضان المبارک میں کلکتہ میں ہفتہ اتوار دو روز لوکل انجمن کی طرف سے تمام احباب کو افطاری کرائی جاتی ہے لیکن معزز مہمانوں کی آمد پر لجنہ اماء اللہ کلکتہ کی طرف سے بھی علیحدہ افطاری کا خاص اہتمام کیا گیا تھا جس میں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے بھی شمولیت فرما کر اس تقریب کو رونق بخشی آپ نے تمام احباب جماعت کے درمیان بیٹھ کر افطاری تناول فرمائی۔ مندرجہ بالا مختصر اہم مصروفیات کے علاوہ آپ کی جائے رہائش پر بھی وقتاً فوقتاً احباب جماعت پہنچ کر ملاقات کا فیض حاصل کرتے رہے نیز بعض غیر احمدی احباب اور علماء نے بھی ملاقات کی اور بعض نے تبادلہ خیالات کیا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے اس دورہ کو بابرکت بنائے اور اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ خاکسار۔ سلطان احمد ظفر مبلغ سلسلہ احمدیہ کلکتہ

ولادت

مورخہ ۲۸/۹/۷۵ کو محترم صوفی علی محمد صاحب درویش کے ہاں پہلی بچی تولد ہوئی ہے۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب سلمہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت نام "امۃ الجمیل" تجویز فرمایا ہے۔ احباب جماعت نومولودہ کے نیک خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔

محترم صوفی علی محمد صاحب نے اس خوشی میں ۵/ روپے اعانت بدر اور ۵/ روپے شکرانہ فنڈ میں جمع کرائے ہیں۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(ایڈیٹر)

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ کی شفایابی و درازیٔ عمر کے لئے

منظوم دعا

یہ نظم مکرم منیر الدین صاحب شمس نائب امام مسجد فضل لندن نے حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے ایک مجلس میں حضور کو ترنم سے سنائی۔ (ادارہ)

اے مالکِ ہر دو سرا — اے مہرباں مشکل کشا
بے تاب ہو کر ہے اٹھا — تیری طرف دستِ دعا
اَے شافیٔ مطلق خدا
دے ناصرِ دیں کو شفا

سن کر یہ غم افزا خبر — بیمار ہے رشکِ قمر
ہیں مضطرب قلب و جگر — تیرا ہی بس ہے آسرا
اَے شافیٔ مطلق خدا
دے ناصرِ دیں کو شفا

رنجور ہیں مغموم ہیں — خطبات سے محروم ہیں
لب اپنے گو مختوم ہیں — پر دل سے اٹھتی ہی صدا
اَے شافیٔ مطلق خدا
دے ناصرِ دیں کو شفا

وہ حافظِ شیریں سخن — قرآں میں رہتا ہے مگن
جس کو یہی ہے اک لگن — غالب ہو دینِ مصطفےٰ
اَے شافیٔ مطلق خدا
دے ناصرِ دیں کو شفا

وہ نافلہ موعود ہے — یہ دلبرِ محمودؓ ہے
اس دور کا مقصود ہے — دے اس کو عمرِ باوفا
اَے شافیٔ مطلق خدا
دے ناصرِ دیں کو شفا

اے خالقِ کون و مکاں — بخشش کے بحرِ بیکراں
سن لے دعائے بیکساں — ہر دل کی ہے یہ التجا
اَے شافیٔ مطلق خدا
دے ناصرِ دیں کو شفا

(بشکریہ "اخبار احمدیہ" لندن)

ولادت

برادرم محترم مولوی محمد فاروق صاحب سیکرٹری بیت المال کے ہاں کروناگاپلی (کیرالہ) میں لڑکی تولد ہوئی ہے احباب جماعت بچہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے دعا فرمائیں۔ نیز نومولودہ والدین کیلئے قرۃ العین ہو۔ آمین۔

خاکسار [illegible] استاد متعلم مدرسہ احمدیہ قادیان۔

درخواست دعا

مورخہ [illegible] اکتوبر کو خاکسار کے بڑے بھائی مکرم چوہدری مظفر احمد صاحب [illegible] کی ہڈی گر جانے کے باعث ٹوٹ گئی ہے۔ اب درد وغیرہ کچھ تو افاقہ ہے۔ تاہم کامل صحت اور ہڈی جڑ جانے کے لئے تمام احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر۔

جماعتِ احمدیہ ہڈرزفیلڈ کے تربیتی اجلاس

اور

گوردوارہ بریڈفورڈ میں احمدی مبلغ کی تقاریر

مورخہ ۱۲ ستمبر کو یارک شائر کاؤنٹی میں خاکسار کو دو تقاریر کرنے کا موقعہ ملا۔ دوپہر کو بریڈفورڈ کے سکھ گوردوارہ میں خاکسار نے سکھ مسلم اتحاد اور گورونانک دیوجی کے جیون چرتر کے بارہ میں پون گھنٹہ تقریر کی جس میں گورونانکؒ کے بارہ میں جماعتِ احمدیہ کے عقیدہ کو بیان کیا۔ نیز قرآن مجید اور گوربانی کی تعلیمات کا موازنہ پیش کیا۔ گوردوارہ میں ۵۰۰ سے زائد مرد و زن جمع تھے۔ احبابِ جماعت بھی شریک ہوئے۔ بفضلہ تعالیٰ اس تقریر کا خوشگوار اثر سامعین پر ہوا۔

۱۲ ستمبر کو ہی پونے ۳ بجے شام ہڈرزفیلڈ میں جماعت احمدیہ کا ایک تربیتی اجلاس زیر صدارت مکرم جناب ڈاکٹر حامد اللہ صاحب صدر جماعت St. Thomas Parish Hall میں منعقد ہوا۔ جس میں مکرم امین اللہ صاحب سالک مبلغ یارک شائر اور خاکسار کی تقاریر ہوئیں۔ خاکسار نے حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت اور جماعت کے روشن مستقبل کا ذکر کرتے ہوئے احبابِ جماعت کو تبلیغی و تربیتی پروگراموں میں مستعدی سے حصہ لینے کی تحریک کی۔

اس پروگرام کی مختصر سی رپورٹ ہڈرزفیلڈ سے شائع ہونیوالے روزنامہ HUDDERSFIELD DAILY EXAMINER کی ۲۲ ستمبر ۱۹۷۵ء کی اشاعت میں زیر عنوان BETTER RELATIONS TALKS شائع ہوئی۔ اور فوٹو بھی شائع ہوا۔ اس رپورٹ میں اخبار نے خاکسار کے بارے میں ذکر کیا:-

"Mr. Moulvi Shariff Ahmad Amini, Missionary in charge in Bombay is on a private visit to Britain ...... During his visit Mr. Moulvi Amini has also been speeking in Sikh Temples in Huddersfield and Bradford to further better relations between Ahmadiyyas and Sikhs."

کہ مولوی شریف احمد صاحب امینی مبلغ انچارج بمبئی نجی طور پر برطانیہ آئے ہیں..... وہ اپنے اس دورہ کے دوران سکھ گوردوارہ ہڈرزفیلڈ اور بریڈفورڈ میں بھی تقاریر کر چکے ہیں۔ تاکہ احمدیوں اور سکھوں کے تعلقات مزید خوشگوار و مضبوط ہوں۔

احبابِ کرام دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان تقاریر کے بہتر نتائج پیدا کرے۔ اور زیادہ سے زیادہ خدمتِ دین کی توفیق ملے۔ آمین۔

خاکسار: شریف احمد امینی مبلغ سلسلہ نزیل بریڈفورڈ

اعلانِ نکاح

مورخہ ۲۵ ستمبر ۱۹۷۵ء کو خاکسار کی تایازاد بہن مکرمہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر درویش کا نکاح مکرم چوہدری محمد اکرم صاحب ابن مکرم چوہدری محمد حسین صاحب مرحوم ساکن ڈی عظیم ضلع رحیم یارخان (پاکستان) کے ہمراہ مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر کے عوض ڈی عظیم رحیم یارخان میں پڑھا گیا۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب مبشر نے اس خوشی میں مبلغ ۵/ روپے اعانت بدر میں جمع کرائے ہیں۔ احباب جماعت سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے باعث برکت اور مثمر ثمرات حسنہ بننے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر۔

اِسلام کو دُنیا کے کناروں تک پھیلا دو

وقفِ جدید کے مالی سال کا نواں مہینہ گزر رہا ہے۔ ابھی اکثر جماعتیں ایسی ہیں جن کے چندہ کی وصُولی پچاس فیصدی بھی نہیں ہوئی۔

وقفِ جدید کا کام اللہ تعالےٰ کے فضل سے بہت پھیل رہا ہے۔ اس کے مقابل پر چندہ کی وصولی بہت کم ہو رہی ہے۔

سیّدنا حضرت المصلح الموعود رضؓ نے فرمایا ہے کہ :-

" وقفِ جدید کو مضبوط کرو۔ ہمت کرو، خدا برکت دے گا۔ اسلام کو دُنیا کے کناروں تک پھیلا دو۔ حضرت خلیفۃ اوّلؓ نے بھی فرمایا تھا کہ میرے زمانہ میں احمدیت پھیلے گی۔ وقفِ جدید کا کام بہت پھیل رہا ہے۔ چندہ ضرورت سے بہت کم ہے۔ اللہ تعالےٰ آپ کو توفیق دے اور کام میں برکت دے "

حضور رضی اللہ عنہ کے اِس ارشاد کی روشنی میں سب چھوٹے بڑے مرد و زن اپنا اپنا محاسبہ کریں کہ وہ وقفِ جدید میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہے ہیں یا نہیں ؟

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

منظوری انتخاب عہدیداران

برائے یکم مئی ۱۹۷۵ء تا ۳۰ر اپریل ۱۹۷۷ء

جماعت احمدیہ موذہا

صدر — مکرم محمد تقی صاحب

سیکرٹری مال — " محمد یوسف صاحب

" تعلیم و تربیت — " محمد محسن صاحب۔

نوٹ: جماعتِ احمدیہ کھرپا کے احباب کو بھی جماعتِ احمدیہ موذہا کے ساتھ منسلک کیا جاتا ہے۔

جماعت احمدیہ مدراس

سیکرٹری تبلیغ — مکرم احمد اللہ صاحب

جماعت احمدیہ فیض آباد

صدر و سیکرٹری مال : مکرم محمد رفیع اللہ صاحب۔

(نامزد عہدیدار)

ناظرِ اعلےٰ قادیان

درخواستِ دعا

مکرم ڈاکٹر شاہد سعید صاحب ابن مکرم ڈاکٹر محمد سعید صاحب مرحوم آف جے پور نے امسال ایم۔بی بی۔ایس فائینل میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اس کامیابی کی خوشی میں ڈاکٹر شاہد سعید صاحب کی والدہ (بیگم ڈاکٹر محمد سعید صاحب مرحوم آف جے پور) نے مبلغ ۲۵/- روپے شکرانہ فنڈ اور مبلغ ۲۵/- روپیہ درویش فنڈ میں ادا کئے ہیں۔ وہ تمام بزرگان اور درویشانِ قادیان کی خدمت میں دُعا کی درخواست کرتی ہیں کہ اللہ تعالےٰ عزیز کی اس کامیابی کو آئندہ مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ آمین ❊

خاکسار : جلال الدین نیّر انسپکٹر بیت المال

خُلاصۂ خطبۂ جمعہ (بقیہ صفحہ اوّل)

بچے اپنی ذہنی استعدادوں اور صلاحیتوں کو ضائع کر کے اللہ تعالیٰ کی ناشکری کے مرتکب نہ ہوں اور اس طرح نہ اپنا نقصان کریں، نہ جماعت کا نقصان کریں اور نہ اپنے ملک کو نقصان پہنچانے کا موجب بنیں۔ دوسرے یہ کہ جماعتی سطح پر ایسا انتظام ہونا چاہیئے کہ کوئی ایک ذہن بھی ترقی کرنے سے رہ نہ جائے۔ انگلستان میں اب ایک بڑی جماعت بن چکی ہے۔ یہاں کے حالات کے مطابق ایک کمیٹی بن جانی چاہیئے جو اس امر کا جائزہ لیتی رہے کہ بچوں کی ذہنی نشوونما اور ترقی خاطر خواہ طریق پر ہو رہی ہے یا نہیں اور اگر نہیں ہو رہی تو کیا اقدامات ضروری ہیں۔ اگر صحیح خطوط پر کام کیا جائے تو کوئی وجہ نہیں کہ بچوں کی ذہنی نشوونما کا خاطر خواہ انتظام نہ ہو سکے بہرحال ساری جماعت میری اس نصیحت کو یاد رکھے اور عہد کرے کہ کوئی ایک ذہن بھی ضائع نہیں ہوگا، نہ بچہ کی اپنی غفلت کی وجہ سے اور نہ جماعت کی غفلت کی وجہ سے ❊

رشتہ ناطہ کی مشکلات کا بہترین حل!

یہ ہے کہ احباب جماعت اپنے قابلِ شادی لڑکے اور لڑکیوں کے رشتے طے کرانے میں مرکزی شعبہ رشتہ ناطہ، نظارت اُمورِ عامہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کے ساتھ تعاون کرتے ہوئے اُن کے کوائف (مثلاً ولدیت۔ عمر۔ تعلیم۔ قومیت۔ پیشہ۔ رنگ۔ وغیرہ) نظارت ہذا میں بھجوا دیں۔ تاکہ نظارت ہذا موزون رشتے طے کرانے میں احباب جماعت کی مدد کر سکے۔ یہ کوائف اپنی جماعت کے امیر یا صدر صاحبان کی تصدیق کے ساتھ ارسال فرما دیں۔ اگر آپ کے شہر میں یا کسی دوسری جگہ کوئی ایسا رشتہ ہو جس کو آپ اپنے بیٹے یا بیٹی کے لئے پسند کرتے ہوں تو اُن کے پتہ سے بھی اطلاع دیں۔ نظارت ہذا اس رشتہ کو طے کرانے کے لئے ضروری کارروائی کرے گی۔

نیز بعض احباب اپنی قابلِ شادی لڑکیوں کے کوائف تو نظارت ہذا کو بھجوا دیتے ہیں۔ اور لڑکوں کے متعلق لکھتے ہیں کہ ان کے لئے موزون رشتہ ہم خود ہی تلاش کر لیں گے۔ یہ طریق درست معلوم نہیں ہوتا۔ اگر نظارت ہذا میں صرف قابلِ شادی لڑکیوں کے ہی کوائف ہونگے تو ان کے لئے موزوں رشتے کہاں سے ملیں گے۔ لہٰذا احباب جماعت سے گزارش ہے کہ اپنے قابلِ شادی لڑکے اور لڑکیوں دونوں کے کوائف بھجوایا کریں۔

ناظر امورِ عامہ قادیان

چندہ جلسہ سالانہ

جلسہ سالانہ میں اب صرف قریباً تین ماہ کا عرصہ باقی رہ گیا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ مبارک سے یہ چندہ بھی چندہ عام اور حصہ آمد کی طرح لازمی چندہ ہے اور اس کی شرح ہر دوست کی سال میں ایک ماہ کی آمد کا دسواں (۱/۱۰) یا سالانہ آمد کا ۱/۱۲۰ حصہ مقرر ہے۔ اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی جلسہ سالانہ سے قبل ہونا ضروری ہے۔ تاکہ جلسہ کے کثیر اخراجات کا انتظام بروقت سہولت کے ساتھ ہو سکے۔ لہٰذا جن احباب اور جماعتوں نے تاحال اس چندہ کی سو فیصدی ادائیگی نہ کی ہو ان کی خدمت میں گذارش ہے کہ وہ اس طرف بلا توجہ کریں تاکہ عند اللہ ماجور ہوں۔ اور فرض شناسی کا ثبوت دیں۔

اللہ تعالےٰ جملہ احباب جماعت کو اس کی توفیق دے۔ اور اپنے بے شمار فضلوں سے نوازے۔ اور سب کا حافظ و ناصر ہو آمین۔

ناظر بیت المال آمد قادیان

تامل لٹریچر

جماعتِ احمدیہ مدراس نے مندرجہ ذیل تامل لٹریچر شائع کیا ہے :-

۱۔ ہم مسلمان ہیں۔ خطبہ جمعہ فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز۔

۲۔ وفاتِ حضرت عیسٰی علیہ السلام۔ اور بعثت امام مہدی علیہ السلام۔

ضرورت مند احباب ۲۰ پیسے کی ڈاک ٹکٹ روانہ فرما کر خاکسار سے مندرجہ ذیل پتہ پر لکھ کر منگوا سکتے ہیں۔

خاکسار : محمد عمر مبلغ سلسلہ احمدیہ

53/B. CH. HIGH ROAD,
X STREET,
MADRAS – 600094

تصحیح — بدر مجریہ ۲ر اکتوبر کے پرچہ صٓ پر گوٹے برگ (سویڈن) کی مسجد احمدیہ کے سنگِ بنیاد کے سلسلہ میں پہلی سطر میں غلطی سے ۲۸ر اگست شائع ہو گیا ہے۔ صحیح تاریخ ۲۸ر ستمبر ہے۔ احباب اس کے مطابق اپنے اپنے پرچہ میں تصحیح فرما لیں ❊ (ایڈیٹر)